درست مخارج سے قرآن پاک پڑھنے میں معاون
قواعد تجوید پر مشتمل ایک مفید کتاب
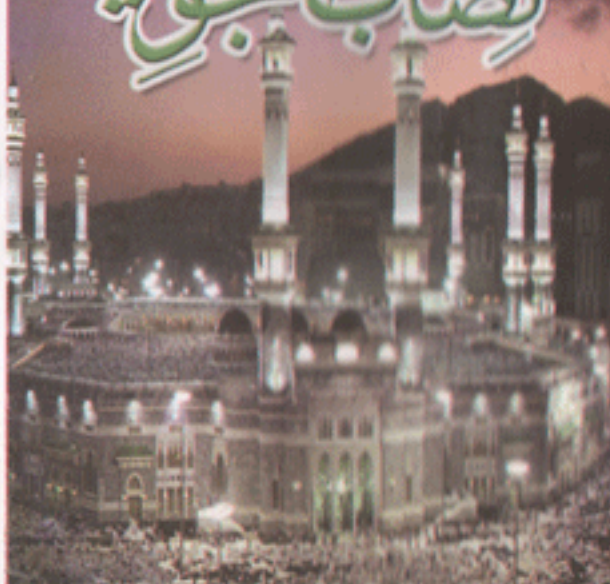
پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ
(شعبہ درسی کتب)

# پیشِ لفظ

علمِ تجوید علمِ قرآنی میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر اسلامی بھائی اور بہن کے لئے اس کا سیکھنا بے حد ضروری ہے۔
ضرورت اس امر کی تھی کہ تجوید کے بنیادی قواعد پر مشتمل کوئی ایسی کتاب ہو جو آسان ہونے کے ساتھ ساتھ جامع بھی ہو۔
الحمدللہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینة العلمیة کے شعبۂ درسی کتب
کو یہ سعادت حاصل ہو رہی ہے کہ مذکورہ صفات سے متصف کتاب نِصَابُ التَّجْوِیْد پیش کر رہا ہے۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ عوام وخواص کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے مؤلف و دیگر اراکین
مجلس المدینة العلمیة کے تمام شعبۂ جات کو دِن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے اور ہمیں نیکی کی دعوت کو عام کرنے
کے لئے دِن رات کوششیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

**المدینة العلمیة**

(شعبۂ درسی کتب)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# المدینۃ العلمیہ

از۔ بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علاّمہ

مولانا ابوبلال محمّد الیاس عطّارؔ قادری رَضَوی دامت برکاتھم العالیہ

الحمدللّٰہ علیٰ اِحْسانہٖ و بِفَضْلِ رسُولہٖ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے۔ ان تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس المدینۃ العلمیہ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھالیا ہے۔ اس کے مُندرجہ ذیل شعبے ہیں:

۱۔ شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔ شعبۂ درسی کتب

۳۔ شعبۂ اصلاحی کتب

۴۔ شعبۂ تراجمِ کتب

۵۔ شعبۂ تفتیشِ کتب

۶۔ شعبۂ تخریج

’المدینۃ العلمیہ‘ کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدّدِ دِین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعٰی سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعت مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلائیں۔

اللہ عزّ وجلّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشُمول المدینۃ العلمیہ کو دِن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمِین صلی اللّٰہ علیہ وسلم

رَمضان المبارَک ۱۴۲۵ھ

# سبق نمبر 1

## ابتدائی ضروری باتیں

کسی بھی علم یا فن کے ترتیب دینے والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ اس علم یا فن کو شروع کرنے سے پہلے بطورِ مقدّمہ چند چیزوں کو ذکر کرتے ہیں جنہیں مبادی کہتے ہیں مثلاً اس علم کا موضوع، غرض و غایت، حکم اور ثمرہ وغیرہ تاکہ اس علم کو حاصل کرنے والے ابتدائی طلباء کو رغبت حاصل ہو اور اس کا حصول ان پر آسان ہو جائے۔ چنانچہ علمِ تجوید کے مبادی بیان کئے جاتے ہیں۔

### تجوید کی تعریف

**لُغوی معنیٰ:** **الا تیان بالجید** یعنی کسی کام کا عمدہ کرنا، سنوارنا اور کھرا کرنا۔

**اصطلاحی معنیٰ:** '**ھو علم یبحث فیه عن مخارج الحروف و صفا تھا و عن طرق تصحیح المعروف و تحسینھا**' یعنی علمِ تجوید اس کا علم کا نام ہے جس میں حروف کے مخارج اور ان کی صفات اور حروف کی تصحیح (صحیح کرنے) اور تحسین (خوبصورت کرنے) کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

### علمِ تجوید کا موضوع

کسی علم کے موضوع سے مراد وہ شئی ہے جس کے متعلق اُس علم میں بحث کی جاتی ہے۔ علمِ تجوید کا موضوع 'الف' سے لیکر 'ی' تک انتیس حروف ہیں کیونکہ اس علم میں ان ہی کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

### علم تجوید کی غرض و غایت

ہر علم کی کوئی نہ کوئی غرض و غایت اور مقصد ہوتا ہے ورنہ اس علم کا حصول بے سُود ہوگا۔ علمِ تجوید کی غرض و غایت یہ ہے کہ قرآنِ مجید کو اس کے نزول شدہ طریقے کے مطابق عَرَبی لب ولہجہ میں تجوید کی پوری پوری رعایت کے ساتھ صحیح پڑھا جائے اور غَلَط و مجہول ادائیگی سے بچا جائے۔

### حکم

بالتفصیل یہ علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اور قرآنِ پاک کو نازِل شدہ طریقے کے موافق تجوید کے ساتھ پڑھنا 'فرضِ عین' ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، 'اتنی تجوید کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو فرضِ عین ہے بغیر اس کے نماز قطعاً باطل'

### ثمرہ اور مقصود حقیقی

تحصیلُ رِضاءِ اِلٰھی وَ تحصیلُ سَعَادَةِ الدَّارَیْن

'یعنی اللہ عزوجل کی خوشنودی اور دونوں جہاں میں سعادتمندی حاصل کرنا اس کا ثمرہ ہے۔'

## سوالات سبق نمبر ۱

۱۔ تجوید کے لغوی اور اِصطلاحی معنیٰ بیان فرمائیں۔

۲۔ علمِ تجوید کا موضوع کیا ہے؟

۳۔ علمِ تجوید کی غرض وغایت کیا ہے؟

۴۔ کسی بھی فن یا علم کو شروع کرتے وَقت اس کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت وغیرہ کیوں ذِکر کی جاتی ہے؟

☆☆☆☆☆☆

## سبق نمبر 2

## علمِ تجوید کی اہمیّت

قرآنِ مجید اللہ تعالٰی کا کلام ہے جسے اللہ تبارَک وتعالٰی نے اپنے پیارے محبوب حضرتِ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر نازِل فرمایا۔ اس پر عمل دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے۔ عمل کرنے کے لئے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور غور کرنا ضروری ہے۔ لیکن مخلوقِ خدا عزوجل اس فانی دُنیا میں اپنی دُنیوی ترقی وخوشحالی کیلئے نت نئے علوم وفنون سیکھنے سکھانے میں تو ہر وَقت مصروف ہے جبکہ ربّ عزوجل کے نازِل کردہ قرآنِ پاک کو پڑھنے سیکھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کیلئے شاید ہی کوئی تیار ہو۔ حالانکہ اس کی تعلیم کے بارے میں اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عنِ العُیوب عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے،

خَیرُکم مَن تعلَّم القُراٰنَ وَ علَّمه   یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۰۲۷، ج۳، ص ۴۱۰، مطبوعه دارالعلمیة بیروت)

سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو فرضِ عین ہے۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے۔ عوام بیچاروں کو جانے دیجئے خواص کہلانے والوں کو دیکھئے کہ کتنے اس فرض پر عامل ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا، کتنے علماء کو، مفتیوں کو، مدرّسوں کو، مصنّفوں کو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد

میں اَحَد کو اَهَد پڑھتے ہیں اور سورۃ منافقون میں یَحْسَبُوْنَ کُلَّ صَیْحَۃٍ عَلَیْهِمْ میں یَعْسِبُوْنَ پڑھتے ہیں۔ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ کی جگہ فَاعْذَرْ پڑھتے ہیں۔ وَھُوَ الْعَزِیْزُ کی جگہ ھُوَ الْعَذِیْذ پڑھتے ہیں۔ بلکہ ایک صاحب کو الحمد شریف میں صِرَاطَ الَّذِیْنَ کی جگہ صِرَاطَ الظِّیْنَ پڑھتے سنا۔

کس کس کی شکایت کی جائے؟ یہ حال اکابر کا ہے پھر عام بیچاروں کی کیا گنتی؟

کیا شریعت ان کی بے پروائیوں کے سبب اپنے احکام منسوخ فرمادے گی؟ نہیں نہیں۔

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ...... ترجمۂ کنزالایمان : حکم نہیں مگر اللہ عزوجل کا۔

وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ

(فتاویٰ رَضَویہ، ج۳، ص۲۵۳، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

صدرالشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، 'جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس کے لئے تھوڑی دیر مشق کرلینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دِن پوری کوشش کرے اور صحیح پڑھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ ان کے پیچھے پڑھے، یا وہ آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کرسکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہوجائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مرض میں مبتلاء ہیں نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔' (مُلَخَّص از بہارِ شریعت، حصّہ ۳، ص ۲۱۴، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، مجدّدِ دین وملّت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی مدظلہ العالی فرماتے ہیں،

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** واقعی وہ مسلمان بڑا بدنصیب ہے جو دُرست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ الحمدللہ عزوجل تبلیغ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہزاروں مدارس بنام مدرسۃُ المدینہ اس مَدَنی کام کے لئے کوشاں ہیں۔ کاش! تعلیمِ قرآن کی گھر گھر دھوم پڑجائے۔ کاش! ہر وہ اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سِکھانا شروع کردے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں۔ اِن شاءَاللہ عزوجل پھر تو ہر طرف تعلیمِ قرآن کی بہار آجائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِن شاءَاللہ عزوجل ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہوجائے ‌‌‌‌‌‌ تلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہوجائے

(رسائلِ عطّاریہ، حصّہ اوّل، ص ۸۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ، کراچی)

## سوالات سبق نمبر ۲

۱۔ کتنی تجوید سیکھنا فرضِ عین ہے؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

۲۔ جو شخص حروف کی ادائیگی صحیح طریقے سے نہ کرسکے اس کے بارے میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کیا فرماتے ہیں؟

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 3

## علمِ تجوید کا قرآن و حدیث سے ثبوت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَرَتِّلِ الْقُرآنَ تَرْتِیلاً ترجمۂ کنزالایمان : اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (پ ۲۹، سورۃ المزمل: ۴)

سیّدنا حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب ترتیل کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ترتیل کے کیا معنیٰ ہیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً فرمایا، تَجْوِیدُ الْحُرُوفِ وَ معرِفَۃُ الوُقوف 'ترتیل حروف کی تجوید اور وقوف کی پہچان کو کہتے ہیں۔'

اَلَّذِیْنَ اٰتینٰا ھُم الکِتٰب یتلُونَہ حقّ تِلاوَتہ

ترجمۂ کنزالایمان : جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہئے اس کی تلاوت کرتے ہیں۔ (پ ۱، سورۃ البقرۃ: ۱۲۱)

تفسیر جلالین میں اس کے تحت ہے: اَیْ یقرءُوْنَ کما اُنزل یعنی وہ اُسے ایسے پڑھتے ہیں جس طرح نازِل کیا گیا۔

سیّدُ المرسلین، شفیعُ المذنبین، رَحمۃٌ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، وَ زَیِّنُوا الْقُرآن بِاَصواتِکم یعنی قرآن کو اپنی آوازوں سے زِینت دو۔ (صحیح البخاری، ج۴، ص ۵۹۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

رحمتِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، لِکُلِّ شَیْءٍ حِلیۃ وَحلیۃ الْقرآن حُسن الصَّوت یعنی ہر چیز کے لئے زیور ہے، قرآن کا زیور خوبصورت آواز (میں اسے پڑھنا) ہے۔ (مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۱۷۵۵، ج۷، ص ۳۵۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، لَیسَ مِنّا مَن لَّم یتغنّ بِالقُرآن یعنی جس نے قرآن خوش الحانی سے نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۱۳۷۱، ج۲، ص ۱۰۶، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے پوچھا گیا: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلے میں کہ اکثر جُہلاء کو قواعدِ تجوید سے اِنکار ہے اور ناحق جانتے ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تجوید بنصِ قطعی قرآن واخبارِ متواتر وسید الانس والجانّ علیہ وعلیٰ الہ افضل الصّلوٰۃ والسّلام واجماع تمام صحابہ وتابعین وسائر ائمہ کرام علیہم الرضوان المستدام حق واجب وعلم دین شرع الٰہی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ، وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً اسے مطلق ناحق بتانا کلمہ کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ہاں جو اپنی ناواقفی سے کسی خاص قاعدے کا اِنکار کرے وہ اس کا جہل ہے اُسے آگاہ ومتنبہ کرنا چاہئے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رَضَویہ، ج۳، ص ۱۱۹، مطبوعہ بریلی)

اس فتویٰ شریف سے معلوم ہوا کہ قرآن کی قطعی صراحت احادیثِ متواترہ، صحابہ، تابعین اور ائمہ (علیہم الرضوان) کے اجماع سے ثابت ہے کہ تجوید حق، واجب اور شریعت کا علم ہے۔ ہاں جو اپنی ناواقفی کی وجہ سے کسی خاص قاعدے کا اِنکار کرے وہ اس کی جہالت ہے اُسے آگاہ کرنا چاہئے۔

## سوالات سبق نمبر ۳

۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ترتیل کے کیا معنیٰ ہیں؟

۲۔ کیا علمِ تجوید قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟ دلائل بیان فرمائیں۔

۳۔ قواعد تجوید سے اِنکار کرنے اور انہیں ناحق جاننے والوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کیا فرماتے ہیں؟

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 4

## کچھ ضروری اِصطلاحات

{1} **حروف:** الف سے یا تک تمام حروف ہیں جن کی تعداد ۲۹ ہے ان کو حروفِ تہجی کہتے ہیں۔

{2} **حروفِ حلقی:** وہ تمام حروف جو حلق سے ادا ہوتے ہیں ان کی تعداد ۶ ہے اور وہ یہ ہیں (ء، ھ، ع، ح، غ، خ)

{3} **حروفِ مستعلیہ:** وہ حروف جو ہر حال میں پُر پڑھے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد ۷ ہے۔ (خ، ص، ض، ط، ظ، غ اور ق)
حروفِ مستعلیہ کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے۔

{4} **حروفِ شفوی:** وہ حروف جو ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں۔ تعداد کے اعتبار سے ۴ ہیں۔ (ب۔ م۔ و۔ ف)

{5} **حروفِ مدّہ:** (حروف ہوائیہ) وہ حروف جو ہوا پر ختم ہو جاتے ہیں۔ ان کی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے۔
''ا'' ماقبل مفتوح، ''و'' ساکن ماقبل مضموم، ''ی'' ساکن ماقبل مکسور۔

{6} **حروفِ لین:** وہ حروف جو نرمی سے پڑھے جاتے ہیں۔ ''و'' اور ''ی'' ساکن ماقبل مفتوح۔

{7} **حرکت:** زبر، زیر اور پیش میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں اور ان کو مجموعی طور پر حرکات کہتے ہیں۔

{8} **فتحہ اشباعی:** کھڑے زبر کو کہتے ہیں۔

{9} **ضمّہ اشباعی:** اُلٹے پیش کو کہتے ہیں۔

{10} **کسرہ اشباعی:** کھڑے زیر کو کہتے ہیں۔

{11} **متحرک:** جس حرف پر حرکت ہو اُسے متحرک کہتے ہیں۔

{12} **فتحہ:** زبر کو کہتے ہیں۔ جس حرف پر فتحہ ہو اُسے مفتوح کہتے ہیں۔

{13} **کسرہ:** زیر کو کہتے ہیں۔ جس حرف کے نیچے کسرہ ہو اُسے مکسور کہتے ہیں۔

{14} **ضمّہ:** پیش کو کہتے ہیں۔ جس حرف پہ ضمہ ہو اُسے مضموم کہتے ہیں۔

{15} **تنوین:** دو زبر ً، دو زیر ٍ اور دو پیش ٌ کو کہتے ہیں اور جس حرف پر تنوین ہو اسے مُنَوَّن کہتے ہیں۔

{16} **نونِ تنوین:** تنوین کی ادائیگی میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اسے نونِ تنوین کہتے ہیں۔

{17} **ما قبل حرف:** کسی حرف سے پہلے والے حرف کو کہتے ہیں۔

{18} **ما بعد حرف:** کسی حرف کے بعد والے حرف کو کہتے ہیں۔

{19} **ترتیل:** بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا (علمِ تجوید اور علمِ وقف کی رعایت کے ساتھ صحیح و صاف پڑھنا) جیسے قراء حضرات محافل میں تلاوت کرتے ہیں۔

{20} حدر : جلدی جلدی پڑھنا جس سے تجوید نہ بگڑے۔ جیسے امام تراویح میں پڑھتا ہے۔

{21} تدویر : ترتیل اور حدر کی درمیانی رفتار سے پڑھنا (جس طرح امام فجر، مغرب اور عشاء میں قدرے بلند آواز میں پڑھتا ہے)

{22} اِظہار : (ظاہر کرنا) نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کو بغیر غنہ کے ظاہر کر کے پڑھنا۔

{23} اِقلاب : (تبدیل کرنا) نون ساکن اور نونِ تنوین کو میم سے بدل دینا (یہ صرف اس کے ساتھ خاص ہے)

{24} اِخفاء : (چھپانا) نون ساکن اور میم ساکن کو چھپا کر ادا کرنا۔

{25} غُنّہ : ناک میں آواز لے جانا۔

{26} موقوف علیہ : جس حرف پر وقف کیا جائے۔

{27} وقف: وقف کا لغوی معنیٰ ٹھہرنا، رُکنا۔ اصطلاح تجوید میں کلمہ کے آخر پر سانس اور آواز توڑ دینا اور موقوف علیہ (جس پر وقف کیا جائے) اگر متحرک ہو تو ساکن کر دینا وقف کہلاتا ہے۔

{28} اِدغام : (ملانا) دو حرفوں کو ملا دینا۔ (پہلا مدغم اور دوسرا مدغم فیہ کہلاتا ہے)

{29} مُدغَم فِیہ : جس حرف میں ادغام کیا گیا ہو۔

{30} سکون: سکون جزم کو کہتے ہیں۔

{31} ساکِن : جس حرف پر سکون ہو، اُسے ساکن کہتے ہیں۔

## سوالات سبق نمبر ٤

۱۔ حروف تہجی سے کیا مراد ہے اور ان کی تعداد کتنی ہے؟

۲۔ حروف مدّہ اور حروف لین سے کیا مراد ہے؟

۳۔ ترتیل، حدر اور تدویر کی تعریف بیان کریں۔

۴۔ موقوف علیہ، مدغم فیہ، نون تنوین، حرکت، ہر ایک کی تعریف بیان کریں۔

۵۔ حروف حلقی، حروف مستعلیہ، حروف شفوی سے کون کون سے حروف مراد ہیں؟ نیز حروف مستعلیہ بیان فرمائیں۔

۶۔ فتحہ اشباعی اور کسرہ اشباعی سے کیا مراد ہے؟ مندرجہ ذیل حروف کون سی قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

ء، ب، ق، ط، ص، ظ، ض، ف، م

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 5

## مخارج کا بیان

مخارج (مخرج کی جمع)

لغوی معنیٰ: خارج ہونے کی جگہ

اصطلاحی معنیٰ: خیشوم کے وہ حصے جہاں سے حروف ادا ہوتے ہیں۔

کل حروف: کل حروف ۲۹ ہیں۔

کل مخارج: کل مخارج ۱۷ ہیں۔

نوٹ: مخارج کی ادائیگی میں دانتوں اور تالو کا بھی اہم کردار ہے لہٰذا پہلے دانتوں کی تفصیل ذِکر کی جاتی ہے۔

عموماً انسان کے مُنہ میں ۳۲ دانت ہوتے ہیں اور یہی مشہور ہے۔ مگر قرّاء حضرات کے نزدیک کل دانتوں کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی دانت اور داڑھیں جس میں ۱۲ دانت اور ۲۰ داڑھیں ہیں۔

## دانتوں کی اقسام

دانتوں کی چھ اقسام ہیں۔

(۱) ثنایا (۲) رباعیات (۳) انیاب (۴) ضواحک (۵) طواحن (۶) نواجذ

### (۱) ثنایا

سامنے والے دو اوپر والے اور دو نیچے کل چار دانت۔ ثنایا کی دو قسمیں ہیں۔

(i) ثنایا علیا: اوپر والے دو دانت

(ii) ثنایا سُفلی: نیچے والے دو دانت

### (۲) رباعیات

ثنایا کے دائیں بائیں اور اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

### (۳) انیاب

رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

### (۴) ضواحک

انیاب کے دائیں بائیں اور اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔

### (۴) طواحن

ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کل بارہ داڑھیں۔

### (۵) نواجذ

طواحن کے دائیں بائیں اور اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔

نوٹ ﴾ دائیں طرف کے دانتوں کو یُمنٰی اور بائیں طرف والوں کو یُسرٰی کہتے ہیں۔

## اصول مخارج کا بیان

یہ کل پانچ ہیں ............ (۱) حلق (۲) لسان (۳) شَفَتَین (۴) جوفِ دہن (۵) خیشوم

### (۱) حلق (گلا)

اس کو مندرجہ ذیل تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) ابتدائے حلق (ii) وسط حلق (iii) انتہائے حلق

### (۲) لسان

زبان کے مندرجہ ذیل حصے ہیں۔

۱۔ رأسِ لسان ...... زبان کی نوک یا سرا

۲۔ طرفِ لسان ...... زبان کا کنارہ

۳۔ اصلِ لسان ...... زبان کی جڑ

۴۔ وسطِ لسان ...... زبان کا درمیانی حصہ

۵۔ حافۂ لسان ...... زبان کا بغلی کنارہ

۶۔ ادنائے حافہ ...... مُنہ کی جانب والا بغلی حصہ

۷۔ بطنِ لسان ...... زبان کا پیٹ (شکم)

۸۔ اقصائے حافہ ...... حلق کی جانب والا بغلی حصہ

۹۔ ظہرِ لسان ...... زبان کی پشت (پیٹھ)

(۳) شَفَتَیْن ...... دونوں ہونٹ شَفَةٌ کی تثنیہ

(۴) جوف دھن ...... منہ کا خالی حصہ

(۵) خیشوم ...... ناک کی نرم ہڈی یا بانسہ

## مخارج کی اقسام

مخارج کی دو اقسام ہیں۔

(۱) مُحَقَّقہ

وہ مخارج جو تحقیق شدہ ہیں (یعنی جن کے لئے خاص جگہ معین ہو) جیسے (i) حلق (ii) شفتین

(۲) مقدّر

وہ مخارج جو کہ غیرِ تحقیق شدہ ہیں (یعنی جن کے لئے خاص جگہ معین نہ ہو) یہ صرف دو ہیں: (i) جوفِ دہن (ii) خیشوم

| نمبر شمار | مخارج حروف | ادا ہونے والے حروف |
|---|---|---|
| ۱ | انتہائے حلق (سینے کی طرف والا حصہ)<br>(نوٹ بعض نے سینے کی طرف والے حصے کو ابتدائے حلق کہا ہے کیونکہ پھیپھڑوں سے اُٹھنے والی ہوا سے آواز بنتی ہے اسی لئے منہ کی طرف کی والے حصے کو انتہائے حلق کہا ہے۔) | ء ، ھا |
| ۲ | وسطِ حلق (حلق کا درمیانی حصہ) | ع ، ح |
| ۳ | ابتدائے حلق (منہ کی طرف والا حصہ) | غ ، خ |
| ٤ | زبان کی جڑ اور تالو کا نرم حصہ | ق |
| ٥ | زبان کی جڑ اور تالو کا سخت حصہ | ک |
| ٦ | وسطِ زبان اور وسطِ تالو | ج ، ش ، ی |
| ٧ | زبان کا بغلی کنارہ اور اوپر کی داڑھوں کی جڑیں | ض |
| ٨ | زبان کا کنارہ اور ضواحک سے ثنایا تک مقابل کا تالو | ل |

| | | |
|---|---|---|
| ۹ | زبان کا کنارہ اور انیاب سے ثنایا تک مقابل کا تالو | ن |
| ۱۰ | نوک زبان مائل بہ پشت اور مقابل کا تالو | ر |
| ۱۱ | زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑیں | ط ، د ، ت |
| ۱۲ | زبان کا سرا اور ثنایا علیا کا اندرونی کنارہ | ظ ، ذ ، ث |
| ۱۳ | زبان کی نوک اور ثنایا علیا اور سُفلیٰ کے درمیان سے | ص ، ز ، س |
| ۱٤ | ثنایا علیا کا کنارہ اور نیچے کے ہونٹ کا تر حصہ | ف |
| ۱۵ | دونوں ہونٹوں سے | ب ، م ، و |
| i | دونوں ہونٹوں کے تر حصے سے | ب |
| ii | دونوں ہونٹوں کے خشک حصے سے | م |
| iii | دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے | و |
| ۱٦ | جوفِ دہن (منہ کا خالی حصہ) | حروف مدّہ (ا،و،ی) |
| ۱۷ | خیشوم (ناک کا بانسہ) | غُنّہ |

## تعداد مخارج میں اختلاف ائمہ

(۱) حضرت خلیل نحوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اکثر قراء کے نزدیک ۱۷ مخارج ہیں۔

(۲) سیبویہ شاطبی کے نزدیک ۱٦ مخارج ہیں۔

(۳) فراء ابن درید، ابن کیسان کے نزدیک ۱٤ مخارج ہیں۔

نوٹ ﴾ سیبویہ، شاطبی نے خلیل نحوی سے اختلاف کرتے ہوئے جوف کو کسی بھی حرف کا مخرج شمار نہیں کیا اس لئے انکے نزدیک کل مخارج ۱٦ ہیں۔ اسی طرح امام فراء ابن کیسان اور ابن درید وغیرہ نے امام سیبویہ اور شاطبی کی اتباع کرتے ہوئے جوف کو کسی حرف کا مخرج نہیں مانا۔ لیکن انہوں نے مزید اختلاف کرتے ہوئے (ل،ن،ر) کا بھی ایک ہی مخرج شمار کیا ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک ۱٤ مخارج ہیں۔

## سوالات سبق نمبر ۵

۱۔ مخرج کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کریں نیز کل مخارج کتنے ہیں؟

۲۔ دانتوں کی اقسام بتائیں۔

۳۔ اصول مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں؟

۴۔ مخارج محققہ و مخارج مقدرہ سے کیا مراد ہے؟

۵۔ ح،ق،ل،ن،ف اور غنہ کا مخرج بیان کریں۔

۶۔ تعداد مخارج میں اختلاف ائمہ ذکر کریں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 6

## صفات کا بیان

جس طرح حرف کی صحیح ادائیگی کے لئے اس کے مخرج کو جاننا ضروری ہے اسی طرح حرف کی ادائیگی کے لئے اس میں پائی جانے والی صفات کو جاننا بھی اہمیت کا حامل ہے۔ جس طرح حروف کے مخارج جدا جدا ہوتے ہیں اسی طرح ہر حرف میں پائی جانے والی صفات بھی جدا جدا ہوتی ہیں۔

**صفت کی تعریف : لغوی معنیٰ :** مَا قَامَ بِشَیءٍ (جو کسی شے کے ساتھ قائم ہو۔)

**اصطلاحی معنیٰ :** حرف کو ادا کرتے وقت اس کی حالت یعنی سخت یا نرم، پُر یا باریک ہونا وغیرہ معلوم ہو جائے۔

**صفات کی اقسام :** صفات کی دو اقسام ہیں: ۱۔ صفاتِ لازمہ ۲۔ صفاتِ عارضہ

**(۱) صفاتِ لازمہ :** وہ صفات جو حرف کے لئے ہر وقت ضروری ہوں اور اس کے بغیر حرف ادا نہ ہو سکے اور اگر حرف کو اس کی صفات لازمہ کے بغیر ادا کیا جائے تو وہ اپنی اصلی حالت کھو دے گا۔ مثلاً: ص اور س کا مخرج تو ایک ہی ہے لیکن اگر ص کو اس کی صفتِ استعلاء اور اطباق کے بغیر ادا کیا جائے تو اس کی آواز 'س' جیسی ہو جائے گی۔

**(۲) صفاتِ عارضہ :** وہ صفات جو اپنے حروف میں ہمیشہ نہ ہوں یعنی کبھی ہوں اور کبھی نہ ہوں ان کو ادا نہ کرنے سے حرف ادا تو ہو جائے گا مگر تحسین و خوبصورتی باقی نہ رہے گی۔ یہ صفات سب حروف میں نہیں پائی جاتیں ہیں بلکہ صرف آٹھ حروف میں پائی جاتی ہیں جن کا مجموعہ 'اَوْیَرْ مُلاَنْ' ہے۔

## سوالات سبق نمبر ٦

ا۔ صفت کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں۔

۲۔ صفات کی کتنی اقسام ہیں مع امثلہ بیان کریں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 7

## صفات لازمہ

صفات لازمہ کی دو اقسام ہیں:۔ ا۔ صفات لازم متضادہ ۲۔ صفات لازمہ غیر متضادہ

### صفات لازم متضادہ

وہ صفات جن کی ضد موجود ہو۔ اکثر قراء کے نزدیک صفاتِ لازمہ متضادہ دَس ہیں:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ا۔ | ہَمس | ٦۔ | جَہر |
| ۲۔ | شدّت، توسط | ۷۔ | رخاوت |
| ۳۔ | استعلاء | ۸۔ | اِستِفال |
| ۴۔ | اطباق | ۹۔ | انفتاح |
| ۵۔ | اِذلاق | ۱۰۔ | اِصمات |

ان کو پانچ حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

### نمبر ١

| ھمس | جھر |
|---|---|
| لغوی معنیٰ : پست اور کمزور | لغوی معنیٰ : بلندی، قوت |
| اصطلاحی معنیٰ : پست اور کمزور آواز کو کہتے ہیں۔ | اصطلاحی معنیٰ : بلند اور قوی آواز کو کہتے ہیں۔ |

ادائیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وَقت سانس آہستگی سے جاری رہتا ہے جس کی وجہ سے آواز میں پستی اور کمزوری پائی جاتی ہے۔

کل حروف : یہ کل ۱۰ حروف ہیں جن کو حروفِ مہموسہ کہتے ہیں۔

مجموعہ : فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتْ ہے۔

ادائیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت سانس رُک جاتا ہے جس کی وجہ سے آواز میں قوت اور بلندی پائی جاتی ہے۔

کل حروف : حروفِ مہموسہ کے علاوہ ۱۹ حروف ہیں ان کو حروفِ مجہورہ کہتے ہیں۔

## ﴿ نمبر ۲ ﴾

### شدت

لغوی معنیٰ : سختی اور قوت

اصطلاحی معنیٰ : سخت اور قوی آوز کو کہتے ہیں۔

ادائیگی : جن میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں بند ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں سختی اور قوت پائی جاتی ہے۔

کل حروف : یہ کل ۸ حروف ہیں جن کو حروفِ شدّت کہتے ہیں۔

مجموعہ : اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ ہے۔

### رخاوت

لغوی معنیٰ : نرمی اور کمزوری

اصطلاحی معنیٰ : نرم اور کمزور آواز کو کہتے ہیں۔

ادائیگی : ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے ان کے مخرج میں نرمی اور کمزوری پائی جاتی ہے۔

کل حروف : یہ کل ۱۶ حروف ہیں جو حروفِ شدیدہ اور حروفِ متوسطہ کے علاوہ ہیں انہیں حروفِ رخوہ کہتے ہیں۔

### توسط

یہ صفت شدت اور رخاوت کے درمیان ہوتی ہے اس لئے اسے جوڑوں سے مُستثنیٰ (علیحدہ) کیا گیا ہے۔

لغوی معنیٰ : درمیان

اصطلاحی معنیٰ : شدت اور رخاوت کی درمیان حالت

ادا ئیگی : ان حروف کوادا کرتے وقت آواز کی کیفیت درمیانی رہتی ہے یعنی نہ پورے طور پر جاری اور نہ پورے طور پر بند۔

کل حروف : یہ ۵ حروف ہیں جن کو حروفِ متوسّطہ کہتے ہیں۔

مجموعہ : لِنْ عُمَرُ ہے۔

## ﴿ نمبر ۳ ﴾

### اِسْتِعْلاء

لغوی معنیٰ : بلندی چاہنا

اصطلاحی معنیٰ : زبان کی جڑ کا تالو کی جانب بلند ہونا۔

ادا ئیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کوادا کرتے وقت زبان کی جڑ ہمیشہ تالو کی بلند جانب ہوتی ہے۔ اس لئے یہ حروف ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہیں۔

کل حروف : یہ ۷ حروف ہیں جن کو حروفِ مستعلیہ کہتے ہیں۔

مجموعہ : خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ

### اِسْتِفَال

لغوی معنیٰ : نیچے رہنا

اصطلاحی معنیٰ : زبان کی جڑ کا تالو کی جانب بلند نہ ہونا۔

ادا ئیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کوادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی جانب بلند نہیں ہوتی اس لئے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔

کل حروف : یہ کل ۲۲ حروف ہیں جو حروفِ مستعلیہ کے علاوہ ہیں۔ان کو حروفِ مستفلہ کہتے ہیں۔

## ﴿ نمبر ٤ ﴾

### اِطباق

لغوی معنیٰ : مل جانا

اصطلاحی معنیٰ : زبان کا پھیل کر تالو سے مل جانا۔

ادا ئیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کوادا کرتے وقت زبان پھیل کر تالو سے مل جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف بہت پُر پڑھے جاتے ہیں۔

### اِنفتاح

لغوی معنیٰ : جُدا رہنا

اصطلاحی معنیٰ : زبان کے تالو سے جدا رہنے کو کہتے ہیں۔

ادا ئیگی : جن حروف میں یہ صرف پائی جاتی ہے ان کوادا کرتے وقت زبان تالو سے جدا رہتی ہے۔

کل حروف : یہ کل ٤ حروف ہیں جن کو حروفِ مطبقہ کہتے ہیں۔ صآد، ضآد، طا، ظا۔

کل حروف : یہ ۲۵ حروف ہیں جو حروفِ مطبقہ کے علاوہ ہیں ان کو حروفِ مُنفتحہ کہتے ہیں۔

## ﴿ نمبر ۵ ﴾

| اِذلاق | اصمات |
|---|---|
| لغوی معنیٰ : پھسلنا | لغوی معنیٰ : رُکنا، جمنا |
| اصطلاحی معنیٰ : حروف کا پھسل کر ادا ہونا | اصطلاحی معنیٰ : حروف کا جماؤ کے ساتھ ادا ہونا |
| ادائیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے وہ حروف پھسل کر اپنے مخرج سے با آسانی ادا ہوتے ہیں۔ | ادائیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے وہ حروف اپنے مخرج سے جم کر مضبوطی سے ادا ہوتے ہیں۔ |
| کل حروف : یہ ٦ حروف ہیں جن کو حروفِ مُذلِقہ کہتے ہیں۔ | کل حروف : یہ ۲۳ حروف ہیں جو حروفِ مُذلقہ کے علاوہ ہیں انہیں حروفِ مُصمتہ کہتے ہیں۔ |
| مجموعہ : فَرَّ مِنْ لُّبِّ | |

## سوالات سبق نمبر ۷

۱۔ صفاتِ لازمہ متضادہ کی تعریف کریں نیز اس کی اقسام کے نام بیان کریں۔

۲۔ ہمس وشدت واستعلا واطباق کا لغوی واصطلاحی معنیٰ بیان کریں۔

۳۔ استفال وانفتاح واصمات یہ کن کی اضداد ہیں بیان کریں۔

۴۔ اذلاق یہ کن حروف میں پائی جاتی ہے نیز ان حروف کی ادائیگی کیا ہے؟

۵۔ حروف مہموسہ وحروف شدیدہ کا مجموعہ بیان کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 8

## صفات لازمہ غیر متضادہ

'جن کی ضد نہ ہو' امام ابن الجزری اور اکثر قراء کے نزدیک یہ ۷ ہیں۔

(۱) قلقلہ (۲) صفیر (۳) انحراف (۴) لین (۵) تکریر (۶) تَفَشّی (۷) استطالت

## {1} قلقلہ

**لغوی معنیٰ :** جُنبِش

**اصطلاحی معنیٰ :** حرف کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش کا پیدا ہونا۔

**ادائیگی :** جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو سکون کی حالت میں ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے آواز لوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

**کل حروف :** یہ کل پانچ حروف ہیں جن کو حروفِ قلقلہ کہتے ہیں۔

**مجموعہ :** قُطُبُ جَدٍّ ہے۔

### حروف کے اعتبار سے قلقلہ کے مراتب

(۱) پہلے درجے کا قلقلہ 'ق' میں ہوتا ہے۔

(۲) دوسرے درجے کا قلقلہ 'ط' میں ہوتا ہے۔

(۳) تیسرے درجے کا قلقلہ 'ب، ج اور د' میں ہوتا ہے۔

### کیفیت کے اعتبار سے مدارج قلقلہ

**پہلا درجہ :** جب حروفِ قلقلہ مشدّد اور موقوف ہوں تو سب سے قوی قلقلہ ہوگا۔ مثلاً: اَلْحَقُّ

**دوسرا درجہ :** جب حروفِ قلقلہ ساکن و موقوف ہوں تو سب سے قوی قلقلہ ہوگا۔ مثلاً: فَلَقْ

**تیسرا درجہ :** جب حروفِ قلقلہ مشدّد اور غیر موقوف ہوں۔ مثلاً: اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ

**چوتھا درجہ :** جب حروفِ قلقلہ ساکن اور غیر موقوف ہوں۔ مثلاً: خَلَقْنَا

## {2} صَفیر

لغوی معنیٰ : سیٹی

اصطلاحی معنیٰ : سیٹی کی طرح تیز آواز کو کہتے ہیں۔

ادائیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز سیٹی کی طرح نکلتی ہے۔

کل حروف : یہ ۳ حروف ہیں جن کو حروفِ صفیریہ کہتے ہیں۔

مراتبِ صفیریہ : سب سے زیادہ 'س' میں اس کے بعد 'ز' اور سب سے کم 'ص' میں سیٹی کی آواز نکلے گی۔

جیسے: اِسْ ...... اِزْ ...... اِصْ

## {3} انحراف

لغوی معنیٰ : مائل ہونا

اصطلاحی معنیٰ : زبان کا ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہونا

ادائیگی : جن حروف میں یہ صرف پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہوتی ہے۔

کل حروف : یہ ۲ حروف ہیں۔ 'ل، ر'

## {4} لین

لغوی معنیٰ : نرمی

اصطلاحی معنیٰ : حروف کو نرمی سے ادا کرنا

ادائیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو نرمی اور آسانی کے ساتھ بغیر جھٹکے کے اس طرح ادا کرنا کہ اگر دراز کرنا چاہیں کرسکیں۔

کل حروف : یہ ۲ حروف ہیں 'و' 'ی' ساکن ماقبل مفتوح۔ ان حروف کو لین کہتے ہیں۔

## {5} تکریر

لغوی معنیٰ : تکرار (باربار ہونا)

اصطلاحی معنیٰ : کسی حرف کو ادا کرتے وقت آواز میں تکرار کا پیدا ہونا۔

ادا ئیگی : جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت زبان میں ہلکی سی کپکپاہٹ پیدا ہوتی ہے۔

کل حروف : یہ صفت صرف 'را' میں پائی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی میں اصل تکرار سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مثلاً اَرِّ

## {6} تَفَشِّی

لغوی معنیٰ : پھیلنا

اصطلاحی معنیٰ : آواز کا منہ کے اندر پھیلنا

ادا ئیگی : جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے۔

کل حروف : یہ صفت صرف 'ش' میں پائی جاتی ہے۔

## {7} استطالت

لغوی معنیٰ : لمبائی چاہنا

اصطلاحی معنیٰ : آواز کا دیر تک مخرج میں جاری رہنا۔

ادا ئیگی : جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز دیر تک اپنے مخرج میں جاری رہتی ہے۔

کل حروف : یہ صفت صرف 'ض' میں پائی جاتی ہے۔

## سوالات سبق نمبر ۸

۱۔ صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کی تعریف کریں نیز ان کی تعداد بھی بتائیں۔

۲۔ قلقلہ کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کریں۔ نیز حروف قلقلہ بھی بیان کریں۔

۳۔ کیفیت کے اعتبار سے مدارج قلقلہ بیان کریں۔

۴۔ حروف صفریہ کسے کہتے ہیں؟ نیز مراتب صفریہ بیان کریں۔

۵۔ لین کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کریں نیز یہ کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

۶۔ تکریر و تفشّی و استطالت و انحراف کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کریں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 9

## صفات عارضہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱) | اظہار | = | ظاہر کرنا (اظہارِ حلقی، اظہارِ شفوی وغیرہ) |
| (۲) | ادغام | = | ملا دینا |
| (۳) | اخفاء | = | چھپانا |
| (۴) | اقلاب | = | بدلنا |
| (۵) | غنۂ فرعی | = | ناک میں آواز لے جانا |
| (۶) | تفخیم | = | پُر پڑھنا |
| (۷) | ترقیق | = | باریک پڑھنا |
| (۸) | مدِ فرعی | = | کھینچنا |
| (۹) | تحقیق | = | خوب احتیاط کرنا (پورا حق ادا کرنا) |
| (۱۰) | تسہیل | = | نرمی کرنا |
| (۱۱) | ابدال | = | بدلنا |
| (۱۲) | حذف | = | حرف کو ختم کرنا |
| (۱۳) | امالہ | = | مائل کرنا |

## سوالات سبق نمبر ۹

۱۔ صفات عارضہ کتنی ہیں تعداد بتائیں؟ اور ان میں سے کوئی سات بمعہ معنیٰ بیان فرمائیں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 10

## نون ساکن اور تنوین کے قواعد

نون ساکن ' نْ ' اور تنوین ( ً ٍ ٌ ) کے چار قاعدے ہیں۔

(۱) اظہار (۲) ادغام (۳) اقلاب (۴) اخفاء

### {1} اظہار

**لغوی معنیٰ :** ظاہر کرنا

**اصطلاحی معنیٰ :** حرف کو بغیر کسی تبدیلی اور بغیر غُنّہ کے ظاہر کر کے پڑھنا۔

**قاعدہ :** جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ حلقہ میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا یعنی نون ساکن اور تنوین کو بغیر غُنّہ کے پڑھیں گے۔ حروفِ حلقی چھ ہیں: (ء، ھا، ع، ح، غ، خ)

**﴿ مثالیں ﴾**

| نون ساکن | نون تنوین |
|---|---|
| مَنْ اَذِنَ | اجرًا عَظِيما |
| مِنْ خَيْرٍ | مُلٰقٍ حِسَابِيَه |
| مِنْ هَادٍ | عَفُوٌّ غَفُوْرٌ |

### {2} ادغام

**لغوی معنیٰ :** ملانا

**اصطلاحی معنیٰ :** ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں ملا کر مشدّد پڑھنا۔

**قاعدہ :** نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروفِ يَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔
(ل، ر) میں بغیر غُنّہ کے اور باقی ( يُوْمِنُ ) میں غُنّہ کے ساتھ ادغام ہوگا۔

**﴿ مثالیں ﴾**

| نون ساکن | نون تنوین |
|---|---|
| مَنْ يَّقُوْلُ | مُصَدِّقًا لِّمَا |
| مِنْ رَّبِّکَ | هُدًى وَّ ذِكْرٰى |
| مِنْ مَّآءٍ | حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ |

## {3} اقلاب

**لغوی معنیٰ :** تبدیل کرنا

**اصطلاحی معنیٰ :** ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔

**قاعدہ :** نون ساکن اور تنوین کے بعد 'با' آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غُنّہ کے ساتھ پڑھیں گے۔

**نوٹ :** اقلاب کا قاعدہ جہاں جاری ہوتا ہے وہاں نون ساکن اور تنوین کے اوپر ایک چھوٹی سی میم لکھ دی جاتی ہے۔

### ﴿ مثالیں ﴾

| نون ساکن | نون تنوین |
|---|---|
| اَنْبِئْهُمْ م | حِلٌّ م بِهٰذَا |

## {4} اخفاء

**لغوی معنیٰ :** چھپانا

**اصطلاحی معنیٰ :** حروف کو اس کے مخرج میں اس طرح چھپانا کہ اظہار ہو نہ ادغام بلکہ دونوں کی درمیانی حالت ہو۔

**قاعدہ :** نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروفِ اخفاء میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اخفاء ہوگا یعنی غُنّہ کر کے پڑھیں گے۔ حروف اخفاء پندرہ ہیں۔ جو الف، باء، حروف حلقی اور حروف یرملون کے علاوہ ہیں۔

### ﴿ مثالیں ﴾

| نون ساکن | نون تنوین |
|---|---|
| مِنْ شَاهِدٍ | خَالِدًا فِيهَا |
| اَنْتَ | رِزْقًا قَالُوْا |
| مَنْ جَآءَ | كِتَابٌ كَرِيْمٌ |

## سوالات سبق نمبر ۱۰

۱۔ نون ساکن اور تنوین کے کتنے قاعدے ہیں؟ سب کے نام بیان کریں۔

۲۔ اظہار کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ بیان کریں اور اظہار کا قاعدہ مع امثلہ بیان کریں۔

۳۔ ادغام کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ بیان فرمائیں اور ادغام کا قاعدہ مثال دے کر واضح کریں۔

۴۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر 'با' آجائے تو کون سا قاعدہ جاری ہوگا؟ مثال سے واضح کریں۔

۵۔ اخفاء کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ بیان کریں، نیز یہ بھی بتائیں کہ حروف اخفاء کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

۶۔ اقلاب کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ بتائیں اور مثال بھی دیں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 11

## میم ساکن کے قواعد

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں:

(۱) ادغامِ شفوی (۲) اخفائے شفوی (۳) اظہارِ شفوی

### {1} ادغامِ شفوی

میم ساکن کے بعد اگر میم آجائے تو وہاں ادغامِ شفوی مع الغنہ ہوگا۔ مثلاً وَكَمْ مِّنْ

### {2} اخفائے شفوی

میم ساکن کے بعد حرف 'با' آجائے تو وہاں اخفائے شفوی مع الغنہ ہوگا۔ مثلاً فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ

### {3} اظہار شفوی

میم ساکن کے بعد حرف 'با' اور 'میم' کے علاوہ اگر کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہارِ شفوی ہوگا۔

مثلاً لَمْ يَلِدْ ، وَلَمْ يُوْلَدْ ، اَلَمْ تَرَ ، اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ

## سوالات سبق نمبر ۱۱

۱۔ میم ساکن کے کتنے قاعدے ہیں؟ سب کی تعریف مع امثلہ بیان کریں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 12

## ادغام کا بیان

ادغام کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) ادغام مِثْلَیْن (۲) ادغام مُتَجَانِسَیْن (۳) ادغام مُتَقَارِبَیْن

### {1} ادغام مِثْلَیْن (دو ہم مثل حروف کا جمع ہونا)

اگر کسی ساکن حرف کے بعد وہی حرف متحرک حالت میں دوبارہ آجائے تو وہاں ادغام مثلین ہوگا۔

مثلاً مِنْ نُطْفَةٍ ، عَنْ نَفْسٍ ، قُلْ لَّكُمْ

موانع ادغام : مثلین میں موانع ادغام حروفِ مدّہ ہیں واو مدّہ کے بعد (واوٌ) متحرک آجائے اور یا مدّہ کے بعد 'یا' آجائے تو وہاں ادغام نہ ہوگا۔ مثلاً قَالُوْا وَهُمْ فِيْ يَوْمٍ

### {2} ادغام مُتَجَانِسَیْن (دو ہم مخرج حروف کا جمع ہونا)

اگر کسی ساکن حرف کے بعد اس کا ہم مخرج حرف متحرک حالت میں آجائے تو وہاں ادغام متجانسین ہوگا۔

مثلاً عَبَدْتُّمْ ، اَحَطْتُّ

موانع ادغام : متجانسین میں موانع ادغام حروفِ حلقی ہیں۔ پہلے حرف حلقی کا دوسرے متحرک حرف حلقی میں ادغام نہ ہوگا۔

مثلاً فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

### {3} ادغام مُتَقَارِبَیْن (دو قربت والے حروف کا جمع ہونا)

اگر کسی ساکن حرف کے بعد کوئی متحرک حرف آجائے جو مخرج اور صفات کے اعتبار سے پہلے کے قریب ہو تو وہاں ادغام متقاربین ہوگا۔ مثلاً مَنْ رَّبُّكَ قُلْ رَّبِّيْ

موانع ادغام : متقاربین میں موانع ادغام ثقل کا نہ پایا جانا ہے اگر دو قربت والے حروف کے پڑھنے میں ثقل نہ پایا جائے تو وہاں ادغام نہیں ہوگا۔ مثلاً قُلْنَا

## قراء کے اختلاف و اتفاق کی بنیاد پر ادغام کی دو قسمیں ہیں

(ا) ادغام واجب (ا) ادغام جائز

### {1} ادغام واجب

ادغام کے دَوران اگر پہلا حرف خود ہی ساکن ہو تو تمام قراء کے نزدیک ادغام کرنا واجب ہے اس کو 'ادغام واجب' کہتے ہیں اور ادغام صغیر بھی کہتے ہیں۔ مثلاً يُدْرِكْكُمُ

### {2} ادغام جائز

ادغام کے دَوران اگر دونوں حرف متحرک ہوں تو پہلے حرف کو ساکن کر کے جو ادغام کیا جائے اسے قراء کے اختلاف کی وجہ سے ادغام جائز کہتے ہیں اور اس کو ادغام کبیر بھی کہتے ہیں۔ یہ ادغام پورے قرآن مجید میں پانچ جگہوں پر ہوا ہے۔

اَتَأْمُرُوْنِّیْ ، اَتُحَآجُّوْنِیْ ، مَكَّنِّیْ ، لَا تَاْمَنَّا ، نِعِمَّا

## مدغم اور مدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

(ا) ادغام ناقص (۲) ادغام تام

### {1} ادغام ناقص

ادغام کے دَوران مدغم کی کوئی صفت مدغم فیہ میں باقی رہے تو اسے ادغام ناقص کہتے ہیں۔

مثلاً مَنْ يَّقُوْلُ بَسَطْتَّ

### {2} ادغام تام

ادغام کے دوران مدغم کی کوئی صفت مدغم فیہ میں باقی نہ رہے تو اسے ادغام تام کہتے ہیں۔

مثلاً مِنْ لَّدُنْهُ

## سوالات سبق نمبر ۱۲

۱۔ ادغام کی بنیادی طور پر کتنی قسمیں ہیں؟ سب کی تعریف کریں۔

۲۔ ادغام واجب، ادغام جائز، ادغام تام اور ادغام ناقص میں سے ہر ایک کی تعریف کریں۔

۳۔ ادغام مثلین، متجانسین اور متقاربین کے موانع بیان کریں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 13

## غُنّہ کا بیان

غنّہ : ناک میں آواز لے جانا۔

غنّہ کی اقسام : اس کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:۔

(۱) غُنّہ آنی (۲) غُنّہ زمانی

### {1} غُنّہ آنی

یہ غنہ 'م' اور 'نون' کی ذات میں پایا جاتا ہے یعنی اس کے بغیر 'م' اور 'نون' ادا ہو ہی نہیں سکتے۔ یہ غنہ 'میم' اور 'نون' کو ادا کرتے وَقْت آن واحد میں ادا ہوتا ہے۔

### {2} غُنّہ زمانی

وہ غنہ جس کی آواز تھوڑی دیر ناک میں جاری رہتی ہے یعنی ایک الف کی مقدار۔

## غُنّہ زمانی کی اقسام

اس کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

(۱) غنہ مُظْہَرہ (۲) غنہ مُخْفٰی

### {1} غُنّہ مُظْہَرہ

اس غنہ کی آواز ظاہر ہوتی ہے یہ غنہ 'ن' اور 'میم' مشدد میں استعمال ہوتا ہے یہ غنہ اپنے مخرج سے جم کر ادا ہوتا ہے یعنی زبان نون یا میم کے مخرج سے جم کر لگتی ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اس غنہ میں نون اور میم کی ذات کا اظہار ہوتا ہے کہ مخرج سے قوی تعلق رہتا ہے) مثلاً اَنَّ = عَمَّ

### {2} غُنّہ مُخْفٰی

اس غنہ کی آواز پوشیدہ ہوتی ہے یہ غنہ ادا کرتے وقت زبان مخرج سے تھوڑا سا ہٹ کر لگتی ہے۔ (یعنی اس غنہ میں نون اور میم کی ذات چھپ جاتی ہے کہ مخرج سے اس کا تعلق کمزور ہوتا ہے) مثلاً اَنْتَ

## سوالات سبق نمبر ۱۳

۱۔ غنہ کسے کہتے ہیں؟

۲۔ غنہ کی کتنی اقسام ہیں مع تعریف و امثلہ بیان کریں۔

۳۔ غنہ زمانی کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 14

## الف ، لام، راء کی تفخیم و ترقیق کا بیان

تفخیم : پُر پڑھنا

ترقیق : باریک پڑھنا

کل حروف تہجی میں صرف الف، لام اور را تین ایسے حروف ہیں جو کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں اور باقی ۲۶ حروف ہمیشہ پُر یا باریک پڑھے جاتے ہیں۔

### الف کی تفخیم و ترقیق

الف کے پُر اور باریک ہونے ہونے کا انحصار ماقبل پر ہے۔ اگر ماقبل پُر ہو تو الف بھی پُر اور اگر ماقبل باریک ہو تو الف بھی باریک پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً 'قَالُوْا' میں پُر اور 'مَالٌ' میں باریک پڑھا جائے گا۔

### لام کی تفخیم و ترقیق

لام ہمیشہ باریک پڑھا جاتا ہے لیکن اسم جلالت 'اللہ' کا لام اس سے جُدا ہے کیونکہ یہ بعض صورتوں میں پُر بھی پڑھا جاتا ہے۔ اگر اسم جلالت 'اللہ' عزوجل کے لام سے پہلے زبر یا پیش آجائے تو پُر پڑھا جائے گا اور اگر اس سے پہلے زیر آجائے تو یہ باریک پڑھا جائے گا۔ مثلاً اَللّٰہُ ، فَاللّٰہُ ، اِنَّ اللّٰہَ میں لام پُر اور بِاللّٰہ اور لِلّٰہ میں لام باریک پڑھا جائے گا۔

## را کا بیان

را کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) را متحرکہ (۲) را ساکنہ (۳) را موقوفہ (۴) را مشدّدہ (۵) را مرامہ (۶) را ممالہ

### {1} را متحرکہ

متحرک ہونے کی صورت میں را پر زبر یا پیش ہو تو را پُر اور زیر ہو تو را باریک پڑھی جائے گی۔ مثلاً قَدَرَ ، یَنْصُرُ میں پُر اور شَرِبَ میں باریک

## {2} را ساکنہ

ساکن ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ را ساکنہ ماقبل اگر مفتوح یا مضموم ہو تو پُر پڑھی جائے گی مثلاً فَدَرْهُمْ ، اُنْظُرْ

۲۔ را ساکنہ سے پہلے کسرہ عارض ہو تو باوجود کسرہ کے 'را' پُر پڑھی جائے گی۔ مثلاً اِرْجِعِیْ

۳۔ را ساکنہ سے پہلے کسرہ دوسرے کلمے میں ہو تو باوجود کسرہ کے را پُر پڑھی جائے گی۔ مثلاً رَبِّ ارْحَمْهُمَا

۴۔ را ساکنہ کے بعد حروفِ مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو تو را پُر پڑھی جائے گی۔ مثلاً قِرْطَاسٍ

## {3} را موقوفہ

جب 'را' پر وقف کیا جائے اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ 'را' موقوفہ کا ماقبل حرف مفتوح یا مضموم ہو تو پُر اور اگر ماقبل مکسور ہو تو 'را' باریک پڑھی جائے گی۔

مثلاً لَمْ یَنْصُرْ وَ الْقَمَرْ یہاں پُر پڑھی جائے گی۔

۲۔ 'را' موقوفہ کا ماقبل بھی ساکن اور اس کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو پُر اور مکسور ہو تو 'را' باریک پڑھی جائے گی۔

مثلاً وَالطُّوْرِ ، حِجْرٍ ، وَالْفَجْرِ

۳۔ 'را' موقوفہ کا ماقبل یائے ساکن ہو تو ہر حال میں 'را' باریک پڑھی جائے گی۔

مثلاً خَیْرٌ ، قَدِیْرٌ

## {4} را مشدّدہ

جس 'را' پر تشدید ہو اگر اس پر زبر یا پیش ہو تو پُر اور اگر زیر ہو تو باریک پڑھی جائے گی۔

مثلاً مُسْتَمِرًّا ، شَرٌّ ، ذُرِّیَّةً

## {5} را مرامہ

جس را پر وقف بالروم کیا گیا ہو وہ 'را' اپنی حرکت کے موافق پڑھی جائے گی۔ پیش کی صورت میں پُر۔ جیسے شَکُوْرٌ اور زیر کی صورت میں باریک جیسے قَدْرِ

## {6} را ممالہ

'را' ممالہ وہ را ہے جس میں امالہ کیا گیا ہو اور یہ 'را' باریک پڑھی جاتی ہے۔ جیسے مَجْرٖهَا

☆ الحاصل

## پُر ہونے کی صورتیں

(۱) را مفتوح یا مضموم ہو۔

(۲) را ساکن ہو اور ماقبل مفتوح یا مضموم ہو۔

(۳) را ساکن ہو اور اس کے بعد حرفِ مستعلیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہو۔

(۴) را ساکن سے پہلے زیر عارضی ہو یا زیر دوسرے کلمے میں ہو۔

## باریک ہونے کی صورتیں

(۱) مکسور ہو۔

(۱) را ساکن سے پہلے زیر اصلی اسی کلمے میں ہو اور فوراً بعد حروفِ مستعلیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں نہ ہو۔

## سوالات سبق نمبر ۱٤

۱۔ تفخیم اور ترقیق کسے کہتے ہیں؟

۲۔ وہ کون کون سے حروف ہیں جو کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں؟

۳۔ لام کہاں پُر اور کہاں باریک پڑھا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆

## سبق نمبر 15 استعاذہ اور بسملہ کا بیان

(اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنے کا بیان)

اس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

(i) تلاوت کی ابتداء اور سورت کی ابتداء : یہاں استعاذہ اور بسملہ پڑھنا دونوں سنّتِ مبارکہ ہیں۔

(ii) تلاوت کے درمیان اگر سورت آجائے : تو بسم اللہ پڑھنا سنّت مبارکہ ہے۔

(iii) اگر سورت کے درمیان سے تلاوت شروع کی تو استعاذہ سنت مبارکہ ہے اور بسملہ مستحب ہے۔

الحاصل : شروعِ تلاوت میں اعوذ باللہ پڑھنا سنّتِ مبارکہ ہے اور ابتدائے سورت میں بسملہ (بسم اللہ) پڑھنا سنّت ورنہ مستحب ہے۔

نوٹ : سورۃ برآءت سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ لیں اور اگر سورت برآءت تلاوت کے درمیان میں آجائے تو بسم اللہ کی حاجت نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصّہ سوم، ص ۲۰٦، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

## وصل (ملانا) فصل (جدا کرنا)

{1} اگر ابتدائے سورت اور ابتدائے تلاوت ہو تو اس کی چار صورتیں ہیں۔

۱۔ **وصل کل** : (سب کو ملانا) استعاذہ، بسملہ اور سورۃ کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا۔ جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر

۲۔ **فصل کل** : استعاذہ، بسملہ اور سورۃ کو علیحدہ علیحدہ پڑھنا یعنی ہر ایک پر وقف کرنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرo

۳۔ **وصل اوّل فصل ثانی** : (پہلے کو ملانا اور دوسرے کو جدا کرنا) استعاذہ اور بسملہ کو ایک ہی سانس میں پڑھنا اور سورۃ کو دوسرے سانس سے پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرo

۴۔ **فصل اوّل وصل ثانی** : (پہلے کو جدا اور دوسرے کو ملانا) استعاذہ کو جدا کرنا اور بسملہ اور سورت کو ایک ہی سانس میں ملا کر پڑھنا۔ جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرo

**نوٹ**: ابتدائے سورت اور ابتدائے تلاوت میں مندرجہ بالا چاروں صورتیں جائز ہیں لیکن فصل اوّل وصل ثانی بالثالث بہتر ہے۔

{2} اگر درمیان تلاوت اور ابتدائے سورت ہو تو اس کی بھی چار صورتیں ہیں ان میں سے تین جائز اور ایک ناجائز ہے۔

### ☆ جائز صورتیں

۱۔ **وصل کل** : پہلی سورت کے آخر، بسملہ اور دوسری سورت کی پہلی آیت ان تینوں کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا جیسے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِo

۲۔ **فصل کل** : پہلی سورت کے آخر، بسملہ اور دوسری سورت کی پہلی آیت ان تینوں کو علیحدہ علیحدہ سانس میں پڑھنا جیسے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَo بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِo

۳۔ **فصل اوّل وصل ثانی** : پہلی سورت کے آخر کو جدا کرنا اور بسملہ اور دوسری سورت کی پہلی آیت کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا جیسے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِo یہی بہتر ہے۔

☆ **نا جائز صورت**

۴۔ **وصلِ اوّل فصلِ ثانی** : پہلی سورت کا آخر اور بسملہ کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا اور دوسری سورت کی پہلی آیت کو جدا کرنا یعنی الگ سانس سے پڑھنا جیسے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ یہ صورت نا جائز ہے کیونکہ بسملہ کا تعلق دوسری سورت کے آغاز سے ہے پہلی سورت کے اختتام سے ملا کر پڑھا تو بظاہر معلوم ہوگا کہ بسملہ کا تعلق پچھلی سورت سے ہے حالانکہ بسملہ کا تعلق ابتدائے سورت سے ہوتا ہے۔نا جائز ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ اہلِ فن کے نزدیک ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

{3} **اگر درمیان سورت اور ابتدائے تلاوت ہو** : اگر درمیان سورت اور ابتدائے تلاوت ہو تو استعاذہ یعنی تعوذ پڑھنا سنّتِ مبارکہ ہے بسملہ پڑھنا مستحب ہے لازمی نہیں اگر بسملہ پڑھا جائے تو اس کی چار صورتیں ہیں جن میں سے دو جائز اور دو نا جائز ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ **جائز صورتیں**

۱۔ **فصلِ کل** : استعاذہ، بسملہ اور آیت کو جدا جدا کر کے تین سانسوں میں پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یہی بہتر ہے۔

۲۔ **وصلِ اوّل فصلِ ثانی** : استعاذہ اور بسملہ کو ملا دینا جبکہ آیت کو جدا کر دینا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

☆ **نا جائز صورت**

۳۔ **وصلِ کل** : استعاذہ، بسملہ اور آیت کو ملا دینا۔جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

۴۔ **فصلِ اوّل وصلِ ثانی** : استعاذہ کو علیحدہ کرنا اور بسملہ اور آیت کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ ۝

نوٹ: نا جائز ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ ملانے سے کہیں معنوی خرابی لازم نہ آئے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ ۝ اور اگر معنوی خرابی لازم نہ آئے تو یہ صورتیں بھی جائز ہیں۔

اگر بسملہ تلاوت کے دَوران پڑھی نہ جائے تو اس کی دو صورتیں بنیں گی۔

(i) **وصل** : استعاذہ اور آیت ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا۔جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

(ii) **فصل** : یعنی استعاذہ اور آیت کو جدا کر کے پڑھنا۔جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یہی بہتر ہے۔

نوٹ: فصل بہتر ہے کیونکہ استعاذہ قرآءت کا حصہ ہے۔جہاں استعاذہ کو آیت سے ملانے میں معنیٰ کے اعتبار سے خرابی لازم نہ آتی ہو وہاں وصل جائز اور فصل بہتر ہے اور جہاں خرابی لازم آتی ہو وہاں فصل ضروری ہے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ضروری وضاحت : معنیٰ کے اعتبار سے خرابی کا مطلب یہ ہے کہ استعاذہ کے ساتھ وصل کرتے ہوئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس آیت کے شروع میں اللہ عزوجل کے ذاتی وصفاتی ناموں میں سے کوئی نہ ہو مثلاً:

(۱) اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰی

(۲) اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی

## سوالات سبق نمبر ۱۵

۱۔ تلاوت کے لئے استعاذہ اور بسملہ کب سنّت اور کب مستحب ہے؟ نیز سورۃ براءت سے پہلے کب پڑھے جائیں اور کب ترک کیا جائے؟

۲۔ وصل اور فصل کی تعریف بیان کریں اور مثالیں بھی دیں۔

۳۔ ابتدائے سورت اور ابتدائے تلاوت میں وصل اور فصل کی جائز صورتیں بیان فرمائیں اور جو ان میں بہتر ہیں ان کی وضاحت کریں۔

۴۔ اگر ابتدائے تلاوت اور درمیان سورۃ ہو تو وصل اور فصل کی کل کتنی صورتیں ہوں گی؟ جائز اور ناجائز کی وضاحت کریں اور ہر ایک کی مثال دیں۔

۵۔ اگر درمیانِ تلاوت اور ابتدائے سورت ہو تو وصل و فصل کب جائز اور کب ناجائز ہوگا نیز ہر ایک کی وضاحت بمع امثلہ تحریر فرمائیں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 16

## مدّات کا بیان

مدّ کا لغوی معنیٰ : لمبا کرنا، کھینچنا

مدّ کا اصطلاحی معنیٰ : حروف مدہ اور حروف لین پر آواز کے دراز کرنے کو کہتے ہیں۔

## مدّ کی اقسام

مد کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔

۱۔ مد اصلی ۲۔ مد فرعی

{1} **مدّ اصلی** : اگر حروفِ مدّہ کے بعد مد کا سبب نہ ہو تو اسے مد اصلی کہتے ہیں۔ جیسے نُوْحِیْهَا (اس کی مقدار ایک الف ہے)

{2} **مدّ فرعی** : اگر حروف مدہ اور لین کے بعد مد کا کوئی سبب پایا جائے تو اسے مدّ فرعی کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ

## اسباب مدّ

۱۔ ہمزہ ۲۔ سکون

### ہمزہ والی مدّات :

اگر سببِ مد ہمزہ ہو تو اس کی دو اقسام ہوں گی۔

۱۔ مد متصل ۲۔ مد منفصل

{1} **مدّ مُتّصل** : اگر حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمے میں ہو تو اسے مد متصل یا مد واجب کہتے ہیں اس لئے کہ تمام قراء سے مد ہی ثابت ہے قصر ثابت نہیں ہے۔ مثلاً سَآءَ ، مَآءً

{2} **مدّ منفصل** : اگر حروف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں ہو تو اسے مد منفصل یا مد جائز کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں قصر بھی ثابت ہے۔ مثلاً وَمَآ اُنْزِلَ ، فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ

**مقدار** : مد متصل و منفصل کی مقدار دو، اڑھائی اور چار الف تک ہے اس کے علاوہ مد منفصل میں قصر (ایک الف کی مقدار کھینچنا) بھی جائز ہے۔

## سکون والی مدّات

سکون دو قسم کا ہوتا ہے۔

ا۔ سکون عارضی ۲۔ سکون اصلی

### (۱) سکون عارضی والی مدّات

جو سکون وقف کی وجہ سے ہو اسے سکون عارضی کہتے ہیں۔اس کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

ا۔ مدّ عارض ۲۔ مدّ لین عارض

{i} **مدّ عارض** : اگر حروف مدّہ کے بعد سکون عارضی ہو تو اسے مد عارض کہتے ہیں۔مثلاً مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْن ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

{ii} **مدّ لین عارض** : اگر حروف لین کے بعد سکون عارضی ہو تو اسے مدلین عارض کہتے ہیں۔مثلاً وَالصَّيْف

**مقدار** : مدعارض ولین عارض میں طول (لمبا کرنا)،توسط (درمانی حالت میں پڑھنا)،قصر (چھوٹا کرنا)،تینوں جائز ہیں ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مدعارض میں طول افضل ہے اور اس کے بعد توسط اور پھر قصر ہے جبکہ مدلین عارض میں قصر افضل ہے اس کے بعد توسط اور پھر طول ہے۔

### (۲) سکون اصلی والی مدّات

جو سکون وقف و وصل میں سکون میں رہے اسے سکون اصلی کہتے ہیں اس کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

ا۔ مدّ لازم ۲۔ مدّ لین لازم

{i} **مدّ لازم** : اگر حروف مدّہ کے بعد سکون اصلی ہو تو اسے مدّ لازم کہتے ہیں۔مثلاً جَآنٌّ

{ii} **مدّ لین لازم** : اگر حروف لین کے بعد سکون اصلی ہو تو اسے مدلین لازم کہتے ہیں۔مثلاً غَيْن

**مقدار** : مدلین لازم میں طول،توسط اور قصر تینوں جائز ہیں اس میں طول بہتر ہے۔

## مدّ لازم کی اقسام

مدّ لازم کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں: ۱۔ مدلازم کلمی (جو کلمے میں ہو) ۲۔ مدلازم حرفی (جو حرف میں ہو)

### (۱) مد لازم کلمی

اس کی دو اقسام ہیں: ۱۔ مدلازم کلمی مثقل ۲۔ مدلازم کلمی مخفّف

#### {i} مد لازم کلمی مثقل

اگر حروف مدّہ کے بعد کلمہ میں سکون اصلی بالتشدید ہو تو اسے مدلازم کلمی مثقل کہتے ہیں۔ مثلاً ضَآلٌّ

#### {ii} مد لازم کلمی مخفّف

اگر حروف مدہ کے بعد کلمہ میں سکون اصلی بلا تشدید ہو تو اسے مدلازم کلمی مخفف کہتے ہیں۔ مثلاً آلْـٰٔنَ

### (۲) مد لازم حرفی

اس کی دو اقسام ہیں: ۱۔ مدلازم حرفی مثقل ۲۔ مدلازم حرفی مخفف

#### {i} مد لازم حرفی مثقل

اگر حروف مدہ کے بعد حرف میں سکون اصلی بالتشدید ہو تو اسے مدلازم حرفی مثقل کہتے ہیں۔ مثلاً الٓمّٓ

#### {ii} مد لازم حرفی مخفف

اگر حروف مدہ کے بعد حرف میں سکون اصلی بالجزم ہو تو اسے مدلازم حرفی مخفف کہتے ہیں۔ مثلاً قٓ (قَافْ)

نوٹ : مدلازم کی تمام اقسام میں طول ہی ہوگا۔

## مراتب المدّات

(۱) مدلازم سب سے قوی ہے (۲) مدّ متصل (۳) مدعارض (۴) مدّ منفصل (۵) مدلین لازم (۶) مدلین عارض جو سب سے ضعیف مد ہے۔

## طول، توسط اور قصر کی مقداریں

(۱) طول : پانچ الف (ایک قول کے مطابق تین الف)

(۲) توسط : تین الف (ایک قول کے مطابق دو الف)

(۳) قصر : ایک الف ہے۔

## سوالات سبق نمبر ۱۶

۱۔ مدّ کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کریں۔

۲۔ مدّ کی بنیادی طور پر کتنی اقسام ہیں نیز اسباب مدّ بھی بیان کریں۔

۳۔ اگر سبب مد ہمزہ ہو تو اس کی کتنی اقسام ہوں گی اور ان کی مقدار کتنی ہو گی؟

۴۔ مدّ لازم کی کتنی اقسام ہیں؟

۵۔ مدّ لازم حرفی مثقل اور حرفی مخفف کی تعریف کریں۔

۶۔ مرات المدات بیان کریں۔

۷۔ سکون کی کتنی اقسام ہیں نیز سکون والی مدات کی تعریف بیان کریں۔

☆☆☆☆☆☆

## سبق نمبر 17

## وقف کا بیان

**وقف کا لغوی معنیٰ:** ٹھہرنا، رکنا

**وقف کا اصطلاحی معنیٰ:** اصطلاح تجوید میں کلمہ کے آخر پر سانس اور آواز توڑ دینا اور موقوف علیہ (جس پر وقف کیا جائے) اگر متحرک ہو تو ساکن کر دینا وقف کہلاتا ہے۔

## وجوہات وقف

وجوہات وقف چار ہیں:۔

{i} **وقف اضطراری:** وہ وقف جو اپنی مرضی سے نہ کیا جائے بلکہ تنگی سانس یا کھانسی وغیرہ کی وجہ سے مجبوراً وقف کیا جائے۔

{ii} **وقف اختباری:** یہ سمجھنے اور سمجھانے کے لئے وقف کیا جائے کہ موقوف علیہ کو کیسے پڑھنا ہے۔

{iii} **وقف انتظاری:** رِوایتوں کے اختلاف کو پورا کرنے کیلئے ایک رِوایت کے بعد دوسرے روایت کے انتظار میں جو وقف کیا جائے۔

{iv} **وقف اختیاری:** سانس ہونے کے باوجود اپنے اِرادے اور اختیار سے وقف کرنا۔

## وقف اختیاری کی اقسام

{i} **وقف تام** : جہاں معنیٰ اور جملہ پورا ہو جائے یعنی جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کا بعد والے جملے اور اس کے معنیٰ سے تعلق نہ ہو۔ مثلاً مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر وقف کر کے اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے ابتداء کرنا۔

{ii} **وقف کافی** : جس کلمہ پر وقف کیا جائے وہاں معنیٰ کے اعتبار سے بعد والے کلمہ سے تعلق ہو اور لفظی تعلق نہ ہو۔

مثلاً وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ پر وقف کر کے اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی سے پڑھنا۔

{iii} **وقف حسن** : جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کا بعد والے کلمہ سے معنیٰ کے اعتبار سے اور لفظی تعلق دونوں ہوں لیکن وقف کرنے سے معنیٰ فاسد نہ ہوتے ہوں اور نہ ہی معنیٰ میں ابہام پیدا ہوتا ہو۔

مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه پر وقف کرنا۔

**وقف قبیح** : جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کا بعد والے کلمہ سے معنیٰ کے اعتبار سے اور لفظی تعلق دونوں ہوں لیکن وقف کرنے سے معنیٰ فاسد ہو جائے یا معنیٰ میں ابہام پیدا ہو جائے۔

مثلاً الحمد للّٰه کے الحمد پر وقف کرنا، بسم اللّٰه کے بسم پر وقف کرنا۔

**احکام** : وقف تام اور وقف کافی میں ابتداء ہوگی اور وقف حسن اور وقف قبیح میں اعادہ ہوگا۔

**ابتداء** : جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس سے آگے پڑھنا۔ مثلاً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر وقف کر کے اَللّٰهُ الصَّمَد سے پڑھنا۔

**اعادہ**: موقوف علیہ یا اس سے پہلے والے کلمے کو لوٹا کر پڑھنا جیسے الحمد للّٰه پر وقف کیا تو دوبارہ الحمد ہی سے شروع کرے (یعنی الحمد للّٰه ربّ العٰلمین پڑھنا)

## طریقہ وقف (یعنی کس طرح وقف کیا جائے)

{i} اگر موقوف علیہ پر زبر، زیر، پیش، دو زیر اور دو پیش ہوں تو ان کو ساکن کر دیں گے۔

جیسے کَسَبَ سے کَسَبْ ○ ...... اَلْحَطَبَ سے اَلْحَطَبْ ○

اَعْبُدُ سے اَعْبُدْ ○ ...... مَسَدٍ سے مَسَدْ ○ ...... اَحَدٌ سے اَحَدْ ○

{ii} موقوف علیہ پر دو زبر ہوں تو وقوف میں الف سے بدل دیں گے۔

جیسے اَلْفَافًا سے اَلْفَافَا

{iii} موقوف علیہ پر گول تا ' ة ' ہو تو وقف میں اس کو ھا ' ہ ' سے بدل دے یں۔

مثلاً قُوَّةٌ سے قُوَّہْ

نوٹ : اگر لمبی 'تا' ہے تو وقف میں 'ۃ' ہی رہے گی۔ مثلاً بَیِّنٰتٍ سے بَیِّنٰتْ

{iv} موقوف علیہ ساکن ہو تو صرف آواز اور سانس توڑ کر وقف کریں گے، مثلاً (وَالنَّحَرْ)

## موقوف علیہ کے لحاظ سے وقف کی اقسام

{i} **وقف بالاسکان** : جس پر وقف کیا اس کو ساکن کر دیا جائے یہ تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے۔

مثلاً کَسَبَ ٥ اَلحَطَبِ ٥ اُعْبُدُ

{ii} **وقف بالروم** : موقوف علیہ کی حرکت کے تہائی حصّہ پڑھنے کو روم کہتے ہیں یہ وقف زیر، پیش میں ہوتا ہے۔ دو زیر، دو پیش بھی اسی میں شامل ہیں۔ مثلاً اَلْقَوْمِ ، قَوْمٍ اور اَلرَّسُوْلُ ، رَسُوْلٌ

{iii} **وقف بالاشمام** : موقوف علیہ کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمّہ کی طرف اِشارہ کرنا یہ وقف ضمہ ہی میں ہوتا ہے۔

مثلاً اَلرَّسُوْلُ ، رَسُوْلٌ

## سوالات سبق نمبر ۱۷

۱۔ وقف کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کریں۔

۲۔ وجوہات وقف بیان کریں۔

۳۔ وقف اختیاری کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

۴۔ وقف کس طرح کیا جائے؟ بیان کریں۔

۵۔ موقوف علیہ کے لحاظ سے وقف کی اقسام بیان کریں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 18

## رموز اوقاف

عربی گرائمر جانے بغیر وقف کی صحیح پہچان نہیں ہو سکتی لہٰذا اقراء حضرات نے ہماری آسانی کے لئے کچھ رموز (علامات) مقرر کئے ہیں تا کہ ہمیں معلوم ہو کہ کس جگہ وقف کرنا ہے اور کس جگہ نہیں کرنا۔

## کچھ ضروری رموز اوقاف

(۱) گول دائرہ (ο): یہ وقف آیت کی علامت ہے یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہاں آیت مکمل ہوگئی ہے یہاں رُکنا چاہئے۔

(۲) م : یہ وقف لازم کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہرے تو مطلب کچھ کا کچھ ہو جانے کا خوف ہے۔

(۳) ط : یہ وقف مطلق کی علامت ہے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب پورا ہوتا ہے۔ یہاں پر ٹھہرنا چاہئے کہ کلام تام ہو جاتا ہے۔

(۴) ج : یہ وقف جائز کی علامت ہے یہاں پر ٹھہرنا بھی جائز ہے اور نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے۔ معنیٰ سمجھانے اور قرأت کو خوبصورت کرنے کے لئے ٹھہرنا مستحسن (اچھا) ہے۔

(۵) ز : یہ وقف مُجَوَّز (جائز وقف) کی علامت ہے۔ یہاں پر ٹھہرنا ضعیف ہے۔

(۶) ص : یہ وقف مرخص کی علامت ہے۔ یہاں پر نہ ٹھہرنا بہتر ہے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رُخصت ہے لیکن 'ز' کے مقابل یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

(۷) صلے : اس علامت سے مراد یہ ہے کہ یہاں ملا کر پڑھنا اولیٰ (بہتر) ہے۔

(۸) ق : اس علامت سے مراد ہے کہ یہاں پر ملا کر پڑھنا اولیٰ (بہتر) ہے۔

(۹) قِف : یہ علامت اس طرح اِشارہ کرتی ہے کہ یہاں پر ٹھہر جاؤ۔ لہٰذا ٹھہر جانا چاہئے۔

(۱۰) سکتہ : یہ سکتہ کی علامت ہے یعنی یہاں پر لمحہ بھر ٹھہرنا چاہئے اس طرح کہ سانس جاری رہے اور آواز رُک جائے۔

(۱۱) وقفہ : اس سے مراد بھی کچھ لمحہ کیلئے ٹھہرنا لیا جاتا ہے لیکن سکتہ کی نسبت کچھ زِیادہ لیکن سانس کا جاری رکھنا ضروری ہے اور آواز کا رُک جانا۔

(۱۲) لا : کے معنیٰ ہیں نہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اوپر آتی ہے اور کہیں آیت کے دَوران۔ اگر آیت کے درمیان میں یہ علامت آجائے تو ہرگز نہیں ٹھہریں گے اگر آیت (ο) کے اوپر ہو تو یہاں علماء کا اختلاف ہے یعنی بعض کے نزدیک ٹھہرنا چاہئے اور بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہئے لیکن ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے سے معنیٰ میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

**الحاصل** : 'گول دائرہ(o) م،ط،ج' ان علامتوں پر ٹھہر جانا چاہئے اور ' ز، ص، صلے ، ق اور وقفہ' ان جگہوں پر نہ ٹھہرنا ہی بہتر ہے۔لہٰذا آیت ' o، م، ط، ج پر رُکنے کی عادت بنانی چاہئے دیگر علامات بوقت ضرورت قوی کو ضعیف پر ترجیح کی صورت میں اختیار دیا گیا ہے۔

## سوالات سبق نمبر ۱۸

ا۔ رموز اوقاف سے کیا مراد ہے؟

ا۔ 'گول دائرہ' 'م' 'ز' اور 'صلے' یہ کن کی علامات ہیں؟

ا۔ وقفہ اور سکتہ میں فرق بیان کریں۔

ا۔ 'لا' اگر آیت کے اوپر آجائے تو کیا کرنا ہوتا ہے؟اور اگر دَورانِ آیت آئے تو کیا کرنا چاہئے؟

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 19

## اِمالہ کا بیان

**لغوی معنیٰ** : مائل کرنا۔

**اصطلاحی معنیٰ** : زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یا کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔

رِوایتِ حفص میں سارے قرآن مجید میں صرف ایک جگہ لفظ مَجْرِیٖهَا میں امالہ ہوا ہے یہ اصل میں مَجْرٰهَا تھا۔

الف کو یا کی طرف مائل کیا تو مَجْرَیْهَا بن گیا پھر زبر کو زیر کی طرف مائل کیا تو مَجْرِیْهَا (مَجْرِ ها) بن گیا۔

مَجْرَیْهَا میں امالہ صغریٰ اور مَجْرِیْهَا میں امالہ کبریٰ ہے۔

روایتِ حفص میں اِمالہ کبریٰ ہی ہوتا ہے۔

**نوٹ** : اِمالہ کی را کو قطرے کی را کی طرح پڑھتے ہیں۔اِمالہ صغریٰ میں آواز کا جھکاؤ زبر اور الف کے قریب ہوتا ہے اور اِمالہ کبریٰ میں آواز کا جھکاؤ زیر اور یا کے قریب ہوتا ہے جو کہ ماہر اُستاد پڑھ کر فرق بتا سکتا ہے۔

## سوالات سبق نمبر ۱۹

ا۔ رِوایت حفص کے مطابق قرآنِ پاک میں اِمالہ کتنے مقامات پر ہے اور وہ کون کون سے مقامات ہیں نشاندہی فرمائیں۔

۲۔ اِمالہ کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ کی مثال دے کر وضاحت فرمائیں۔

۳۔ اِمالہ صغریٰ اور اِمالہ کبریٰ سے کیا مراد ہے؟

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 20

## لحن کا بیان

لغوی معنیٰ : غلطی، لب ولہجہ۔

اصطلاحی معنیٰ : اصطلاح قراء میں لحن سے مراد تجوید کے خلاف پڑھنا، قراءت سبعہ وعشرہ سے الگ ہوجانا، عربوں کے لہجے سے ہٹ جانا۔

## لحن کی اقسام

لحن کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں: ۱۔ لحنِ جلی ۲۔ لحنِ خفی

{i} **لحنِ جلی** : (کھلی غلطی) بڑی اور ظاہر غلطی کو کہتے ہیں۔

حکم : اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ بزازیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں،

ان اللحن حرام بلا خلاف 'یعنی بے شک لحنِ جلی حرام اِس میں کسی کو اختلاف نہیں'

(فتاویٰ رَضَویہ، ص ۲۶۲، ج ۶، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

## لحن جلی کی صورتیں

۱۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔ مثلاً اَلْحَمْدُ کو اَلْهَمْدُ پڑھنا۔

۲۔ ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن پڑھنا خَلَقْنَا کو خَلَقَنَا پڑھنا (ساکن کو متحرک) خَتَمَ اللّٰهُ کو خَتْمَ اللّٰهُ پڑھنا (متحرک کو ساکن)۔

۳۔ حرکت کو حرکت سے بدل دینا اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ پڑھنا۔

۴۔ کسی حرف کو بڑھا دینا یا گھٹا دینا فَعَلَ کو فَعَلاَ پڑھنا (بڑھانا) لَمْ یُوْلَدْ کو لَمْ یُلَدْ پڑھنا (گھٹانا)

۵۔ مُخَفَّف کو مشدّد اور مشدّد کو مخفف پڑھنا جیسے کَذَبَ کو کَذَّبَ پڑھنا (مخفف کو مشدد) صَدَّقَ اور صَدَقَ کو پڑھنا (مشدد کو مخفف) نیز جیسے وَتَبَّ کو وقف میں خیال نہ کرنے سے وَتَبْ ہوجاتا ہے۔

۶۔ مدِّ لازم اور مدِّ متصل میں قصر کرنا جیسے ضَآلاًّ کو ضَالًّا (قصر سے پڑھنا) وَالسَّمَآءِ کو وَالسَّمَاءِ پڑھنا

{ii} **لحنِ خفی** : (پوشیدہ غلطی) چھوٹی اور پوشیدہ غلطی کو کہتے ہیں یعنی ان چیزوں کو ترک کر دینا جو حروف کی خوبصورتی اور تحسین میں اِضافہ کرتی ہیں اس سے معنیٰ فاسد نہیں ہوتے مگر یہ مکروہ ناپسند غلطی ہے شرعاً اس غلطی سے بچنا مستحب ہے۔

لحن خفی صفاتِ عارضہ کے صحیح طور پر ادا نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مثلاً اِدغام، اِقلاب، اِخفاء اور غُنّہ کا صحیح طور پر ادا نہ ہونا اور مدّات کو چھوٹا بڑا کرنا وغیرہ وغیرہ۔

## سوالات سبق نمبر ۲۰

۱۔ لحن کی بنیادی طور پر کتنی اقسام ہیں؟ لحن کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ بیان فرمائیں۔

۲۔ لحن خفی کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ تحریر فرمائیں۔

۳۔ لحن خفی کا حکم کیا ہے؟ اور لحن خفی کن کن صورتوں میں ہوتی ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

۴۔ لحن جلی کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ بیان کریں نیز اس کی کتنی صورتیں ہیں مثال سے وضاحت فرمائیں۔

۵۔ لحن جلی کا حکم بیان کریں۔

☆☆☆☆☆☆

## سبق نمبر 21

## لام تعریف ( اَلْ ) کا بیان

کسی اسم نکرہ کو معرفہ کرنے کے لئے اس سے پہلے ( اَلْ ) لگا دیتے ہیں اسے لام تعریف کہتے ہیں۔ بعض جگہ ( اَلْ ) کا اِظہار ہوتا ہے یعنی پڑھا جاتا ہے اور بعض جگہ اِدغام کی وجہ سے نہیں پڑھا جاتا۔ مثلاً اَلْقَمَرُ اور اَلشَّمْسُ

**لام تعریف کا اظہار** : اگر ( اَلْ ) کے بعد حروف قمریہ میں سے کوئی حرف ہو تو لام تعریف کو ظاہر کر کے پڑھیں گے۔

حروف قمریہ چودہ ہیں، جن کا مجموعہ: اَبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيمَه مثلاً اَلْاِنْسَان ۔ اَلْحَدِيْث

**لام تعریف کا ادغام** : اگر ( اَلْ ) کے بعد حروف شمسیہ میں سے کوئی حرف آجائے تو لام تعریف کا ادغام ہوگا یعنی رسم الخط کے طور پر لکھا جائے گا مگر تلفظ سے لام ساقط ہو جائے گا حروف قمریہ کے علاوہ باقی حروف شمسیہ ہیں۔ مثلاً اَلرَّحْمٰنَ، اَلَّذِيْن

## سوالات سبق نمبر ۲۱

۱۔ لام تعریف کسے کہتے ہیں؟

۲۔ لام تعریف کہاں کہاں پڑھا جائے گا اور کہاں کہاں نہیں پڑھا جائے گا؟ مثالیں دے کر واضح کریں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 22

## اجتماع ساکنین

(دو ساکنوں کا جمع ہونا)

قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کو پڑھنے میں ثقل پیدا ہوتا ہے لہٰذا قراء حضرات نے اس ثقل کو دُور کرنے کے لئے کچھ قوانین وضع کیے ہیں۔

### اجتماع ساکنین کی دو اقسام ھیں

۱۔ اجتماع ساکنین علی حدّہٖ ۲۔ اجتماع ساکنین علی غیر حدّہٖ

### (۱) اجتماع ساکنین علی حدّہ

یعنی دو ساکنوں کا ایک ہی کلمہ میں جمع ہونا اس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

(i) دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن 'حرف مدّہ' اور دوسرا ساکن 'سکون اصلی' ہو تو اسے دراز کر کے پڑھیں گے۔مثلاً دَآبَّہ

(ii) دو ساکنوں کا ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہونا کہ پہلا ساکن 'حرف مدہ' اور دوسرا ساکن 'سکون عارضی' ہو تو پہلے ساکن کو دراز کر کے پڑھیں گے۔مثلاً یَعْلَمُوْنَ

(iii) دو ساکنوں کا ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہونا کہ پہلا ساکن غیر مدہ اور دوسرا سکون عارضی ہو تو دونوں ساکنوں کو بغیر کھینچے باقی رکھ کر پڑھیں گے۔مثلاً اَلْقَدْرِ ہ وَالْعَصْرِ ہ

### (۲) اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ

یعنی دو ساکنوں کا الگ الگ کلموں میں جمع ہونا۔اس کے مندرجہ ذیل چار قاعدے ہیں۔

(i) حذف کرنا (ii) ضمہ دینا (iii) فتحہ دینا (iv) کسرہ دینا

### (i) حذف کرنا

جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرے ساکن پر سکون اصلی ہو تو پہلے ساکن (حرف مدّہ) کو گرا کر اس کی حرکت کے موافق اگلے حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔مثلاً

وَاَقِیْمُوْا لْوَزْنَ اصل میں وَاَقِیْمُوْا اَلْوَزْنَ تھا ، فِی الْاَرْضِ اصل میں فِیْ الْاَرْض تھا۔

### (ii) ضمّہ دینا

جب دوساکن دوکلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن جمع کی میم (هُمْ ، كُمْ ، تُمْ ، هِمْ ) ہو یا واوَلین جمع ہو اور دوسرا سکون اصلی ہو تو پہلے ساکن کو ضمہ دے کر اگلے ساکن حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔ مثلاً

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اصل میں عَلَيْكُمْ اَلْقِتَالُ تھا ، وَرَاَوُ الْعَذَابَ اصل میں وَرَاَوْ اَلْعَذَابَ تھا۔

### (iii) فتحہ دینا

جب دوساکن کلمے میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن 'ن' حرف جار 'مِنْ' کا ہو یا حروف مقطعات میں سے میم ہو اور دوسرے ساکن پر سکون اصلی ہو تو پہلے ساکن کو فتحہ دے کر اگلے حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔

مثلاً الٓمّٓ اللّٰهُ (الف لامّ مِيْمَ اللّٰهُ) مِنَ اللّٰهِ

### (iv) کسرہ دینا

جب دوساکن دوکلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن نہ حرف مدہ نہ جمع کی میم نہ واوَلین جمع اور نہ 'ن' مِنْ حرف جار کا ہو اور نہ ہی حروف مقطعات کی میم ہو، یعنی ان سب کے علاوہ کوئی دوسرا ساکن ہو تو اسے کسرہ دے کر اگلے حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔ مثلاً اَمِ اللّٰهُ اصل میں اَمْ اَللّٰهُ تھا لِمَنِ ارْتَضٰى

## ☆ نون قُطنی

جب تنوین کے بعد کوئی حرفِ ساکن آجائے تو دوساکن جمع ہونے کی وجہ سے تنوین کے پوشیدہ نون کو اگلے کلمے کے ساتھ (کسرہ کے قانون کے مطابق) ہمیشہ زیر دیں گے۔

نوٹ : قرآن مجید میں علامت کے طور پر عموماً چھوٹا سا نون دیا ہوتا ہے۔ مثلاً

............قَدِيْرٌ ۝ اَلَّذِىْ ملا کر پڑھنے کی صورت میں قَدِيْرُ نِ الَّذِىْ ہوگا

............مُبِيْنٍ ۝ اُقْتُلُوْا ملا کر پڑھنے کی صورت میں مُبِيْنِ نِ اقْتُلُوْا ہوگا۔

## سوالات سبق نمبر ۲۲

۱۔ اجتماع ساکنین سے کیا مراد ہے اور قراء حضرات نے اس کے متعلق قوانین کیوں وضع کیے؟

۲۔ اجتماع ساکنین کی کتنی اقسام ہیں؟

۳۔ اجتماع ساکنین علی حدّہٖ سے کیا مراد ہے؟ اس کی کتنی اقسام صورتیں ہوں گی؟ مثال دے کر واضح کریں۔

۴۔ اجتماع ساکنین علی غیر حدّہٖ کیا ہے؟ اس کے کتنے قاعدے ہیں، ہر قاعدہ مع امثلہ بیان کریں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 23

## ھا کا بیان

قرآن مجید میں بعض کلمات کے آخر میں گول ھا (ہ) کا استعمال ہوا ہے بنیادی طور پر ہاء کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

(۱) ھائے اصلیہ (۲) ھائے زائدہ

### (۱) ھائے اصلیہ

کسی کلمے کی وہ 'ھا' جو خود اس کلمے کی ہو، اُسے ھائے اصلیہ کہتے ہیں۔ مثلاً اللّٰہ ، غَیۡرِ مُتَشَابِہٖ وغیرہ کی ھا۔

### (۲) ھائے زائدہ

کسی کلمے کی وہ ھا جو خود اس کلمے کی نہ ہو اسے ھائے زائدہ کہتے ہیں۔ اس کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

(i) **ھائے ضمیر** : وہ ھا جو اسم ظاہر کی جگہ استعمال ہوتی ہے وہ ہائے ضمیر کہلاتی ہے۔ مثلاً عَلَیۡہ

**ھائے ضمیر کا اعراب** : ھائے ضمیر مضموم یا مکسور ہوتی ہے مفتوح نہیں ہوتی۔

**مکسور ہونے کی صورت** : ھا سے پہلے اگر کسرہ یا یائے ساکنہ ہو تو ھائے ضمیر مکسور ہوگی۔ مثلاً بِہٖ ، عَلَیۡہِ

**نوٹ** : اس قاعدے سے چار کلمات مستثنیٰ ہیں۔ (دو جگہ مضموم ہوگی اور دو جگہ ساکن ہوگی)

(۱) وَمَآ اَنۡسَانِیۡہُ (۲) عَلَیۡہُ اللّٰہَ (۳) اَرۡجِہۡ (٤) فَاَلۡقِہۡ

**مضموم ہونے کی صورت** : ھائے ضمیر سے پہلے اگر ضمہ یا فتحہ یا یائے ساکنہ کے علاوہ اور کوئی ساکن حرف ہو تو ھائے ضمیر مضموم ہوگی۔ مثلاً اِسۡمُہٗ ، لَہٗ ، مِنۡہُ

**نوٹ** : مگر اس قاعدے سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔ وَیَتَّقۡہِ

**مدّ کرنا** : بعض اوقات ھائے ضمیری کے ضمّہ کو ضمّہ اشباعی سے اور کسرہ کو کسرہ اشباعی سے بدل دیتے ہیں۔

**قاعدہ** : اگر ھائے ضمیر کا مابعد اور ماقبل دونوں متحرک ہوں تو ھائے ضمیر کی حرکت کو کھینچ کر پڑھیں گے یعنی مدّ کریں گے۔

مثلاً وَمَا لَہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ ، وَرَسُوۡلُہٗ اَحَقُّ

**نوٹ** : اس قاعدے سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔ یَرۡضَہُ لَکُمۡ

**مدّ نہ کرنا** : قاعدہ : ھائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد میں سے کوئی حرف ساکن ہو تو ھائے ضمیر میں مدّ نہ ہوگا۔

مثلاً مِنۡہُ ، لَہُ الۡمُلۡکُ

مگر اس قاعدے سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔ فِیۡہٖ مُہَانًا

(ii) **ھائے سکتہ** : کلمے کے آخر میں وہ 'ھاء' جو کلمے کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے اس کا کوئی معنیٰ نہیں ہوتا اسے ھائے سکتہ کہتے ہیں۔ یہ وقفاً و وصلاً ساکن پڑھی جاتی ہے۔ پورے قرآن مجید میں نو کلمات کے آخر میں ہائے سکتہ کا اضافہ کیا گیا ہے وہ کلمات یہ ہیں۔ (۱) لَمْ يَتَسَنَّهْ (۲) مَالِيَهْ (۳) سُلْطَانِيَهْ (۴) مَاهِيَهْ (۵) فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ (۶) حِسَابِيَهْ (دو مرتبہ) (۷) كِتَابِيَهْ (دو مرتبہ آیا ہے)

نوٹ : سورہ بقرہ میں لَمْ يَتَسَنَّهْ ۔ سورہ انعام میں فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ ۔ سورہ الحاقہ میں دو جگہ كِتٰبِيَهْ دو جگہ حِسَابِيَهْ اور مَالِيَهْ اور سُلْطٰنِيَهْ اور سورۃ القارعہ میں مَاهِيَهْ۔

(iii) **ھائے تانیث** : جو اسم واحد مونث کے آخر میں لاحق ہوتی ہے اور علامت تانیث ہوتی ہے یہ وصل میں تا پڑھی جاتی ہے اور وقف میں ہائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے ہائے تانیث کہتے ہیں۔

مثلاً جَنَّةٌ اور اَلْحُطَمَةِ سے حالت وقف میں اَلْحُطَمَهْ

## سوالات سبق نمبر ۲۳

۱۔ بنیادی طور پر 'ھا' کی اقسام بیان فرمائیں اور ہر ایک کی تعریف کریں۔

۱۔ ھائے زائدہ کی کتنی اقسام ہیں؟ سب کے نام تحریر کریں اور ہر ایک کی تعریف مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

۱۔ ھا ضمیر کب مضموم ہوگی مثالیں، دے کر وضاحت کریں اور اس قاعدے سے کتنے اور کون کون سے کلمات مستثنیٰ ہیں؟

۱۔ ھا ضمیر میں کہاں کہاں مدہ کیا جائے گا اور کہاں نہیں کیا جائے گا بیان فرمائیں اور اس قاعدہ سے جو کلمات مستثنیٰ ہیں وہ بھی بیان فرمائیں۔

☆☆☆☆☆☆

# سبق نمبر 24

## ہمزہ کا بیان

بنیادی طور پر ہمزہ کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

۱۔ ہمزہ اصلی ۲۔ ہمزہ زائدہ

### (۱) ہمزہ اصلی

اس ہمزہ کو کہتے ہیں جو حرف اصلیہ کے مقابلے میں آئے۔ مثلاً اَمَرَ بروزن فَعَلَ

### (۲) ہمزہ زائدہ

ہمزہ زائدہ اس کو کہتے ہیں جو حرف اصلیہ کے مقابلے میں نہ آئے۔ مثلاً اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ

## ہمزہ زائدہ کی اقسام

۱۔ ہمزہ وصلی ۲۔ ہمزہ قطعی

### (۱) ہمزہ وصلی

وہ ہمزہ ہے جو ابتدائے کلام میں پڑھا جائے لیکن وصل کلام میں حذف ہو جائے۔ جیسے اَلْعٰلَمِیْنَ میں ہمزہ وصلی ابتدائے کلام کی صورت میں پڑھا گیا اور رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یہاں ہمزہ وصلی کلام میں حذف ہو گیا۔

## ہمزہ قطعی کی اقسام

ہمزہ قطعی کی تقریبا ۹ اقسام ہیں۔ ہمزہ قطعی اسما، افعال اور حروف تینوں میں پایا جاتا ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

## اسماء میں ہمزہ قطعی

(۱) ہمزۃ الاعلام (۲) اسم تفضیل کا ہمزہ (۳) جمع مکسر کا ہمزہ

### (i) ہمزۃ الاعلام

قرآنِ مجید میں عجمی (غیر عربی) اسماء ذکر کئے گئے ہیں ان کے شروع میں آنے والا ہمزہ، ہمزۃ الاعلام کہلاتا ہے۔ یہ ہمزہ مکسور ہوتا ہے وہ اسماء درج ذیل ہیں۔ (۱) ابراہیم (۲) اسماعیل (۳) اسحاق (۴) ادریس (۵) الیاس (۶) انجیل (۷) اسرآئیل (۸) ابلیس وغیرہ

### (ii) اسم تفضیل کا ہمزہ

جیسے اَضْرَبُ ۔ اَکْرَمُ وغیرہ، یہ ہمزہ بھی ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔

### (iii) جمع مکسر کا ہمزہ

جمع مکسر کا ہمزہ بھی قطعی ہوتا ہے۔ جیسے اَشْرَاق ۔ اَخْبَارٌ وغیرہ۔

## افعال میں ہمزہ قطعی

### (iv) باب افعال کی ماضی کا ہمزہ

جیسے اَکْرَمَ ، اَحْسَنَ وغیرہ کا ہمزہ

### (v) افعال مضارع کے صیغہ واحد متکلم کا ہمزہ

مثلاً اَضْرِبُ ، اَفْتَحُ

### (vi) فعل تعجُّب کا ہمزہ

مثلاً مَا اَضْرَبَہ‘

## حروف کا ہمزہ قطعی

لام تعریف کے سوا تمام حروف کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ جیسے

### (vii) ہمزہ استفہام

مثلاً اَکْفَرْتَ

### (viii) حروف ندا کا ہمزہ

مثلاً أَعَبْدَاللّٰهِ

### (ix) حروف مشبہ بالفعل کا ہمزہ

مثلاً اِنَّ ، اَنَّ وغیرہ

## ہمزہ وصلی کی اقسام

ہمزہ وصلی کی مندرجہ ذیل تقریباً پانچ اقسام ہیں۔

(۱) اسمائے مصادر کا ہمزہ (۲) اسمائے غیر مصادر کا ہمزہ (۳) فعل امر حاضر کا ہمزہ (۴) فعل ماضی کا ہمزہ (باب افعال کی ماضی کے علاوہ) (۵) لام تعریف کا ہمزہ

### (۱) اسمائے مصادر کا ہمزہ

ایسے اسماء جن سے افعال مشتق ہوتے ہیں۔کل سات ابواب ہیں جن کے مصادر کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ | افتعال | امتحان | (آزمانا) |
| ۲۔ | استفعال | استنصار | (مدد طلب کرنا) |
| ۳۔ | انفعال | انفطار | (پھٹنا) |
| ۴۔ | افعلال | احمرار | (سرخ ہونا) |
| ۵۔ | افعیلال | ادھیمام | (سیاہ ہونا) |
| ۶۔ | افعیعال | اخشیشان | (کھردرا ہونا) |
| ۷۔ | اِفعِوّال | اِجلِوّاذ | (دوڑنا) |

### (۲) اسمائے غیر مصادر ہمزہ

ایسے اسماء جن سے افعال مشتق نہ ہوں۔ایسے اسماء سات ہیں جن کا ہمزہ مکسور رہتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اِبْنٌ (۲) اِسْمٌ (۳) اِبْنَةٌ (۴) اِمْرَءٌ (۵) اِمْرَأَةٌ (۶) اثنان (اثنین)

(۷) اثنتان (اثنتین)

### فعل امر حاضر کا ہمزہ

فعل امر حاضر کا ہمزہ ہمزہ وصلی مکسور یا مضموم ہوتا ہے سوائے باب افعال کے مثلاً اِضْرِبْ ، اُنْصُرْ

### فعل امر کے ہمزہ کو حرکت دینے کا طریقہ

الف) اگر فعل کے عین کلمے پر کسرہ یا فتحہ ہو تو فعل امر کا ابتدائے ہمزہ ہمیشہ وصلی مکسور ہوگا۔مثلاً اِقْرأْ ، اِضْرِبْ

ب) اگر فعل کے عین کلمہ پر ضمہ ہو تو فعل کا ابتدائے ہمزہ ہمیشہ وصلی مضموم ہوگا۔مثلاً اُدْخُلْ ، اُكْتُبْ

### حروف میں ہمزہ وصلی

حرف لام تعریف کا ہمزہ ہمیشہ وصلی مفتوح ہوتا ہے۔مثلاً اَلْكِتَابُ ، اَلْقُرْانُ

## سوالات سبق نمبر ۲۴

۱۔ ابتدائی طور پر ہمزہ کی کتنی اقسام ہیں مع تعریف بیان کریں۔

۲۔ ہمزہ قطعی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

۳۔ باب افعال کی ماضی کا ہمزہ کونسا ہے؟

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں کونسا ہمزہ ہے؟

الیاس ، انجیل ، اَضْرِبُ ، اَکَفَرْتَ ، اِنَّ

۵۔ ہمزہ وصلی کی اقسام بیان کریں۔

۶۔ وہ کون سے اسماء ہیں جن کا ہمزہ مکسور ہوتا ہے اور وصلی بھی ہے؟

☆☆☆☆☆☆

## سبق نمبر 25

## اجتماع ہمزہ تین

(دو ہمزوں کا اکٹھا ہونا)

اگر دو ہمزہ اکٹھے ہوں تو مندرجہ ذیل چار قاعدے بنتے ہیں۔

(۱) تحقیق (۲) تسہیل (۳) ابدال (۴) حذف

### (۱) تحقیق

ہمزہ کو اس کے مخرج اصلی سے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا تحقیق کہلاتا ہے۔ مثلاً ءَاَنْتُمْ

### (۲) تسہیل

ہمزہ کو تحقیق اور ابدال کے درمیان پڑھنا تسہیل کہلاتا ہے۔ مثلاً ءَاَللّٰهُ ، ءَاَعْجَمِیٌّ

### (۳) ابدال

دوسرے ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف مدہ سے بدلنا ابدال کہلاتا ہے۔

مثلاً اَءْمِنُوْ سے اٰمِنُوْا ، اُؤْتُمِنَ سے اُوْتُمِنَ ، اِءْتُوْنِیْ سے اِیْتُوْنِیْ

## (٤) حذف

دوسرے ہمزہ کو گرا کر پڑھنا حذف کہلاتا ہے۔

اِتَّخَذْتُمْ اصل میں ءَاِتَّخَذْتُمْ تھا

جیسے ءَافْتَرٰی عَلَی اللّٰہ ءَاَصْطَفَی الْبَنَاتِ ءَاِسْتَکْبَرْتَ کو اَفْتَرٰی اور عَلَی اللّٰہِ اور اَصْطَفَی الْبَنَاتِ اور اَسْتَکْبَرْتَ

**قواعد:** (۱) اگر دو قطعی متحرک ہمزہ ایک کلمے میں جمع ہوں تو تحقیق وجوبی ہوگی۔

**نوٹ:** مندرجہ بالا قاعدے سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔ ءَاَعْجَمِیٌّ

اگرچہ اس میں دونوں ہمزہ قطعی متحرک ہیں مگر روایت حفص کے مطابق اس میں تسہیل وجوبی ہوگی۔

(۲) اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ قطعی مفتوح ہو تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور ابدال دونوں جائز ہیں اس کو تسہیل جوازی کہتے ہیں مذکورہ قاعدے کی رُو سے پورے قرآن مجید میں تین کلمات چھ جگہ ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| آللّٰہ | دو جگہ | سورۃ یونس و نمل |
| ءآلذَّکَرَیْنِ | دو جگہ | سورۃ انعام |
| آلْئٰنَ | دو جگہ | سورۃ یونس |

(۳) اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیں گے یہ مذکورہ بالا قاعدے پورے قرآنِ پاک میں سات جگہوں پر جاری ہوئے ہیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| (۱) | اَتَّخَذْتُمْ | اصل میں | ءَاِتَّخَذْتُمْ | تھا |
| (۲) | ءَاِسْتَغْفَرْتَ | اصل میں | اَاِسْتَغْفَرْتَ | تھا |
| (۳) | اَطَّلَعَ | اصل میں | ءَاِطَّلَعَ | تھا |
| (۴) | اَتَّخَذْنٰھُمْ | اصل میں | ءَاِتَّخَذْنٰھُمْ | تھا |
| (۵) | اَسْتَکْبَرْتَ | اصل میں | ءَاِسْتَکْبَرْتَ | تھا |
| (۶) | اَفْتَرٰی | اصل میں | ءَاِفْتَرٰی | تھا |
| (۷) | اَصْطَفَی | اصل میں | ءَاِصْطَفَی | تھا |

## سوالات سبق نمبر ۲۵

۱۔ اجتماع ہمزہ تین سے کیا مراد ہے؟ اور اس صورت میں کتنے قاعدے بنیں گے؟ ہر ایک کی مثال دے کر وضاحت کریں۔

۱۔ تحقیق وجوبی کب ہوگی؟ اور اس قاعدے سے کون سا کلمہ مستثنیٰ ہے؟

۱۔ تسہیل جوازی سے کیا مراد ہے؟ اور قرآنِ پاک میں کن کن مقامات پر تسہیل جوازی ہوگی؟

۱۔ اگر دو ہمزہ ایک کلام میں جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصل ہو تو کون سا حذف ہوگا؟ اور یہ قاعدہ قرآنِ پاک میں کن کن مقامات پر جاری ہوگا؟